مُصنف: اعجاز احمد اعجاز قادری

ارشادِ ربّانی

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ○

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ

درودِ تنجینا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ○

اے اللہ ہمارے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل پر ایسی رحمت و برکت نازل فرما جس سے ہمیں تمام ڈر خوف اور آفات سے نجات ہو جائے اور جس کی برکت سے ہماری تمام حاجتیں روا ہو جائیں اور جس کی بدولت ہم تمام گناہوں سے پاک وصاف ہو جائیں اور جس کے وسیلہ سے ہم تیری بارگاہ میں اعلیٰ درجوں پر متمکن ہوں اور جس کے ذریعے ہم زندگانی کی تمام نیکیوں اور مرنے کے بعد کی تمام اچھائیوں سے بدرجہ غایت فائدہ حاصل کریں خدائے پاک تحقیق تو ہماری دُعاؤں کا قبول فرمانے والا ہے اور ہمارے درجات کو بلند کرنے والا اور ہماری حاجتوں کو برلانے والا اور ہماری بلاؤں کو رفع کرنے والا اور ہماری سخت مشکلات کے حل کرنے والے میری فریاد کو پہنچ اور اسے اپنے حضور تک رسائی دے اور میری عرض قبول فرما الٰہی! تحقیق توہی ہر چیز پر قادر ہے۔

مجموعہ نعت و مناقب
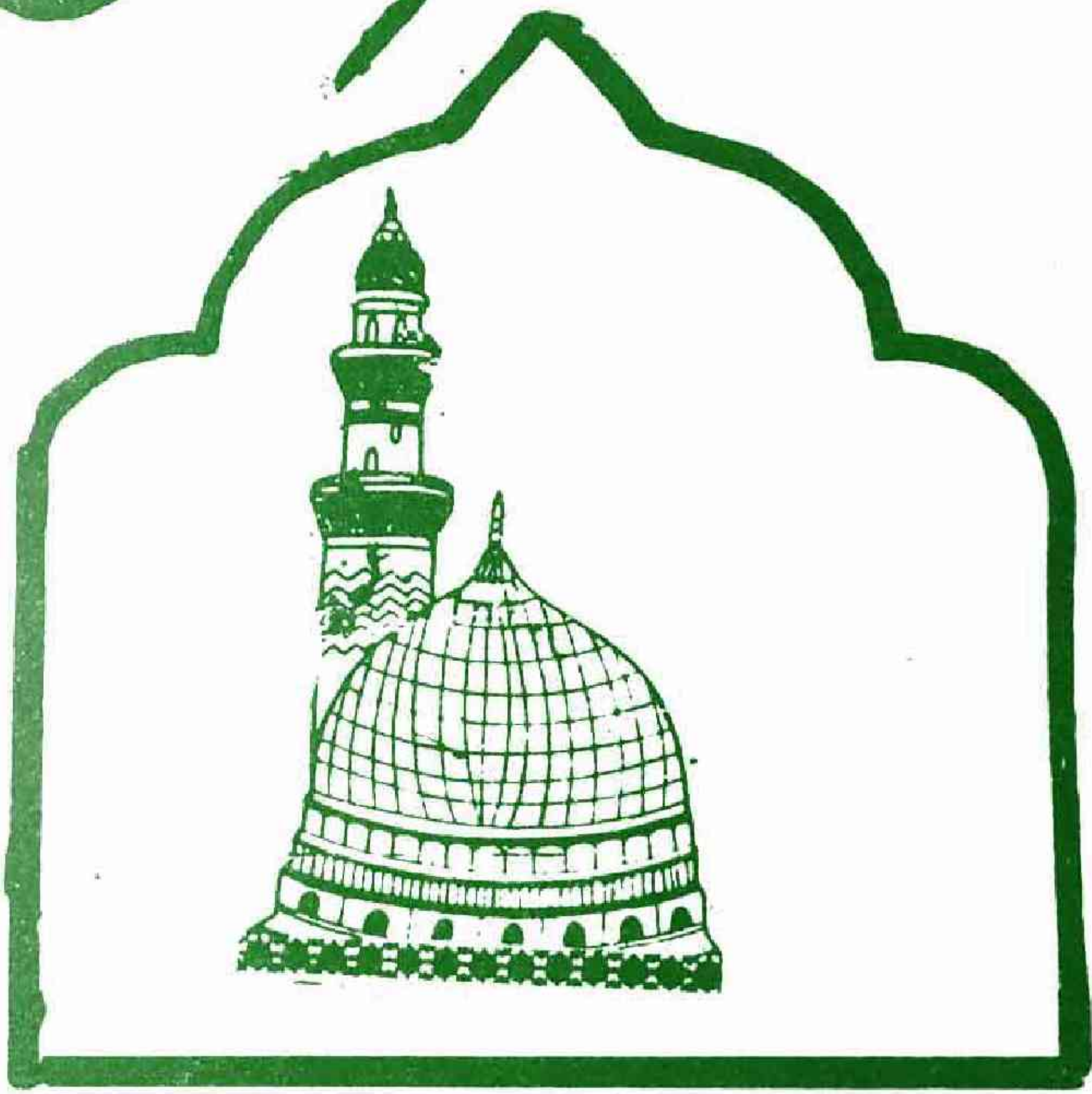
اوصافِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

شاعر

اعجاز احمد اعجاز قادری

نام کتاب ______ اُوصافِ نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم

شاعر ______ اعجاز احمد اعجاز قادری

ناشر ______ سیّد ذاکر علی چشتی

ترتیب کار ______ نعیم خان زئی / سیّد راشد علی
الور عباسی / ظہور معینی چشتی

تعداد ______ ایک ہزار ۱۰۰۰

سن طباعت ______ ۲۰۰۳ء

کتابت ______ قدیر احمد قدر القادری

پریس ______

مجموعۂ نعت ______ دوئم

ہدیہ ایک سو روپیہ

ملنے کے پتے

اعجاز احمد اعجاز قادری
مکان نمبر ۱۷۵ یونٹ نمبر ۱۲
پارک پلاٹ لطیف آباد
حیدر آباد سندھ پاکستان

سیّد ذاکر علی چشتی
مکان نمبر ۲۷ بلاک ایف
یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد
حیدر آباد سندھ پاکستان

فہرست

نمبر شمار	مصرعہ اولیٰ	صفحہ نمبر

اِنتساب

اللہ تعالیٰ کی توفیق سے، سرورِ عالم، فخرِ آدم، ہادیٔ برحق
باعثِ کائینات جناب
احمدِ مجتبیٰ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

کی خدمتِ اقدس میں تحفہ نذر کرنے کے بعد میں اپنے والدین
اور تمام اُمتِ محمدیہ کو نذر اور منسوب کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے

(آمین)

احقر العباد

اعجاز احمد اعجاز قادری

چشتی نقشبندی سہروردی ابو العلائی
اشرفی المظہری الاسدی

تقریظ

اولادِ محبوبِ جلّ و علیٰ حضرت سیدنا امیر ابوالعلا قبلہ سید امیر اسد علی شاہ دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُبحان اللہ شرفِ نعت گوئی اپنے سچے عقیدت کے پھول اور اپنے آقا کے حضور حُسنِ عقیدت کا اظہار ہے۔ حقیقتاً یہ کام دنیا کا مشکل ترین کام ہے یہ ہوتا اُس وقت ہے جب دل میں شدت کے ساتھ آقائے نامدار فخرِ کونین سرورِ دنیا و دین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت شدید ہو دل عشق میں ڈوبا ہو۔

عزیزم اعجاز قادری ابوالعلائی نے اِس کتاب میں لکھا ہے اور جو وہ خود پڑھتے ہیں سناتے ہیں وہ سب کا سب عشق سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں ہے اور کلام کی کیفیات اور سرور لذت سب کے سب ہر جملہ ہر لفظ محبت الفت ہی الفت میں ہے۔ خداوند کریم اپنے محبوب علیہ السلام کی اور محبت کامل عطا فرمائے اور محبِ نبی الکریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اِس شمع کو ہمیشہ روشن رکھے پڑھنے والوں اور سُننے والوں کو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عشق میں اسیر فرمائے۔ آمین ثم آمین

خادم الفقراء

سید امیر اسد علی شاہ

المخاطب منّے میاں

قادری چشتی نقشبندی سہروردی

اشرفی ابوالعلائی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقدیم

از: مفتی اہلسنت حضرت علامہ ابو حماد احمد میاں حافظ برکاتی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للحمید والصلوٰۃ والسلام علی المحمود الذی اصطفاہ الحمید للحمد ا

نعت کہی بھی جاتی ہے اور نعت ہو بھی جاتی ہے جب نعت ہوتی ہے تو وہی نبی کا اعجاز ہوتا ہے جب نعت کہی جاتی ہے تو میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فیض ہوتا ہے جو ہر عاشق کے دل پر جاری ہوتا ہے۔ اعجاز قادری بھی ان نعت خوانوں میں شامل ہیں جو نعت کہتے بھی ہیں اور ترنم سے پڑھتے بھی ہیں۔ بہت سی نعتوں میں بے خودی ایسی ہے گویا نعت لکھ نہیں رہے بلکہ ان سے نعت لکھوائی جا رہی ہے۔

چھوٹی بحریں ہیں، عمدہ مضمون، انوکھی بات، ندرت خیال، عشق کی مہک، ردِّ باطل، اظہار محبت، نذرانۂ الفت ایسے اوصاف ہیں جو ان کے اشعار میں نظر آتے ہیں۔ زیر نظر مجموعہ میں دو حمد ہیں پچھتر سے زیادہ نعت ہیں ایک نعت غیر منقوط ہے۔ تین سلام ہیں اور بیس یا اکیس مناقب ہیں۔ مضمون میں روانی ہے پڑھنے والا تصورِ سرکار میں گم ہوتا چلا جاتا ہے

گو نعت بہترین سرمایہ ہے اعجاز احمد اعجاز قادری کے ہاں ہر کمال موجود ہے۔ کبھی مکے کا تصور ہے، کبھی مدینے کا خیال ہے، کبھی کربلا، کبھی نجفِ اشرف، کبھی بغداد، تو کبھی اجمیر مقدس، کبھی لاہور، تو کبھی اولیاء کے دربار میں غرضیکہ جو اعجاز کو پڑھے گا وہ روحانی فائدہ پائے گا۔

اعجاز احمد قادری میرے غریب خانے پر تشریف لائے تو میرے فاضل دوست قاضی محمد علیم اشرفی (رحمتہ اللہ علیہ) کی ایک نسبت کو ساتھ

لائے مضمون کہ کچھ لکھ دوں میری عادت ہے کہ بغیر پڑھے نہیں لکھتا ہوں۔ چنانچہ وقت لے لیا اور وقت دے دیا۔ لکھنا تو کچھ آتا نہیں مگر جیسا بھی مجھے آتا ہے قلم چلا دیا۔ اس سے قبل بھی ان کا مجموعہ کلام اعجازِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منظرِ عام پر آچکا ہے وہ بھی اِس مجموعۂ اوصافِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح حسین ہے اللہ تعالیٰ قبولِ عطا فرمائے اور ذریعۂ بخشش بنائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

فقیر قادری احمد میاں برکاتی غفرلہٗ

(خادم الحدیث القوی الشریف و دار الافتاء)

دار العلوم احسن البرکات حیدر آباد سندھ

۱۸ ذیقعدہ ۱۴۲۳ھ / ۲۲/۱/۲۰۰۳ء

نعتیہ سفر کا مسافر

قرآن مجید فرقان حمید اللہ رب العزت کی کتاب ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی ادب کی پہلی کتاب بھی ہے جس میں "وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ" جیسے نعت کے مضامین ماہ ونجوم کی مانند درخشاں نظر آتے ہیں اسکے بعد کتب احادیث صحیحہ میں نعت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے

لفظ نعت بر زبان اردو ان اشعار کے لیے مخصوص ومختص ہے جو نبیٔ آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں کہے جاتے ہیں جبکہ نحوی اصطلاح کے تحت عربی میں لفظ صفت کے مترادف ہے جبکہ عربی میں لفظ "مدح" کا استعمال عام ہے۔ مدح رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں سب سے قبل آپ کے مربی ومحسن جناب ابوطالب رطب اللسان ہوتے ہوئے فرماتے ہیں

وابیض یستسقی الغمام بوجهه ؛؛ ثمال الیتامی عصمة للأرامل

وہ روشن وتابناک چہرے والے جن کے صدقے میں بادلوں سے پانی مانگا جائے۔ وہ یتیموں کے والی اور بیواؤں کے سرپناہ ہیں

عربی نعت نگاروں میں حضرت حسان بن ثابت، حضرت علی، حضرت کعب بن زہیر اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علاوہ حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ جیسے لاتعداد نام اُفق نعت نگاراں پر درخشاں نظر آتے ہیں۔ عربی نعت نگاری جب فارسی میں منتقل ہوئی: ابوسعید، ابوالخیر، نظامی، خواجہ فریدالدین عطار، خاقانی، مولانا رومی، شیخ سعدی، امیر خسرو، مولانا جامی، عرفی، قدسی اور ڈاکٹر محمد اقبال جیسے نام نمایاں نظر آنے لگے۔

عربی اور فارسی کے بعد اردو میں نعت نگاری کا دور شروع ہوا اور ان گنت نعت نگاروں کے نام آب وتاب کے ساتھ نمایاں ہوئے جن میں امیر مینائی، محسن کاکوروی، مولانا حالی، امام احمد رضا فاضل بریلوی، مولانا حسن رضا بریلوی، نظم طباطبائی، عزیز لکھنوی، مولانا ظفر علی خان، اکبر وارثی میرٹھی، بہزاد لکھنوی،

پیر نصیر الدین گولڑوی، حفیظ تائب، منظور وارثی، راجہ رشید محمود، خالد محمود نقشبندی قابل ذکر ہیں
جبکہ حیدر آباد شہر کے حوالے سے حضرت اختر الحامدی، مفتی سید ریاض الحسن نیّر جیلانی، مفتی خلیل خاں برکاتی،
مقبول الوری، خلش مظفر، سالک عزیزی کے نام قابل ذکر ہیں

اِن نعت نگاروں میں ایک نام اعجاز احمد اعجاز قادری اُس وقت شامل ہوا جب اُن کا پہلا نعتیہ مجموعہ
اعجازِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منصۂ شہود پر آیا اور اُنکی ایک نعت

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے — مصطفےٰ نے سنبھال رکھا ہے

زبان زدِ خاص و عام ہو کر ملک گیر شہرت کی حامل ہوئی

اعجاز احمد اعجاز قادری کا دوسرا نعتیہ مجموعہ کلام بنام " اوصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے ہاتھوں میں ہے اور اِسے سمجھنے کے لیے نعتیہ شاعری کی اقسام، محرکات اور اُس کے
لوازمات کو سمجھنا بہت ضروری ہے کیونکہ نعت مذہبی شاعری کے مقدمات میں شامل ہے
جس کا تعلق اخلاص، دینی احساس، صدق اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔
نعت کی تین اقسام ہیں۔

رسمی نعت، مقصدی نعت اور اصلاحی نعت

اعجاز احمد اعجاز قادری کی نعتیہ شاعری بہ لحاظ ترتیب مذکورہ پہلے درجہ میں شامل ہے
نعت کہنے کے لیے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم لازمی جُز ہے اور عشق و محبت کے چند
محرکات ہیں جنہیں حُسن و جمال کہا جاتا ہے اور یہ حُسن و جمال بھی دو قسم کے ہوتے
ہیں حسن و جمال ظاہری اور حسن و جمالِ باطنی، سرکارِ دو عالم نور مجسم رحمتِ عالم
صلی اللہ علیہ وسلم میں دونوں محرکاتِ عشق بدرجۂ اتم موجود ہیں۔

اعجاز احمد اعجاز کی شاعری میں حسن و جمال کے تذکرے

تاجدارِ انبیاء رب کی قسم
آپ کی ہر ہر ادا اعجاز ہے

جس نورِ اویس سے ہے روشنی جہاں میں
اللہ کی قسم وہ نورِ خدا تمہی ہو

کی صورت نظر آتے ہیں۔

اعجاز احمد اعجاز قادری کی شاعری ان کے جذبات و احساسات کی عکاس ہے ان پر جو کیفیات وارد ہوتی ہیں وہ صفحۂ قرطاس پر منتقل کر دیتے ہیں۔

اسے بھی آپ اعجاز کا اعجاز و اعزاز ہی کہیے کہ انہوں نے شاہراہِ شعر و سخن پر اُستاد و شاگردی کی رسمی ہم سفری کو پسند نہ کرتے ہوئے اپنی راہ کا انتخاب خود اور اپنی منزل کا تعیّن آپ کیا ہے۔ اس طرح پوری آزادی اور خود اعتمادی کے ساتھ شعر کہنے کا موقع انہیں ملتا رہا۔ اور آج یہ اس مقام پر ہیں کہ یہ دوسرا نعتیہ مجموعہ زیور طبع سے آراستہ ہو رہا ہے۔ یقیناً اسے بھی قبولِ عام حاصل ہوگا (اِن شاءاللہ)

کمترینِ خلائق

قدیر احمد قدیرؔ القادری

عفی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مؤدبانہ التماس

اعجاز احمد اعجاز قادری صاحب سے میرا رشتۂ محبت صرف اِس وجہ سے ہے کہ ایک مخلص انسان ہیں اور سچے جذبے کے ساتھ نعت کے فروغ کے لیے کام کر رہے ہیں۔

مجھے حیرت ہے کہ ایسے صاحب استطاعت لوگوں پر جو اپنے تئیں کہتے ہیں کہ ہم عاشقِ رسولؐ ہیں لیکن عاشقِ رسولؐ ہونے کا ثبوت نہیں دیتے۔ اعجاز احمد قادری صاحب ایک غریب نعت گو شاعر ہیں اور ایسے مخلص ایماندار لوگوں کو صاحبِ استطاعت شہرت پسند خود غرض لوگ دولت کے ترازو میں تولتے ہیں کاش صاحبِ استطاعت لوگ جو عاشقِ رسولؐ کہلاتے ہیں اعجاز احمد قادری جیسے مخلص لوگوں کا دامے درمے سخنے ساتھ دیں تو کوئی ایسی وجہ نہیں کہ یہ اپنے نیک مقصد میں کامیاب نہ ہوں۔

مجھ ناچیز حقیر فقیر کی خدمت اِن دونوں مجموعوں میں جو بھی تھوڑی بہت ہے یہ اعجاز احمد قادری صاحب پر میرا احسان نہیں ہے بلکہ یہ ربِّ کائینات کا مجھ پر احسانِ عظیم ہے کہ یہ کام مجھ جیسے گناہ گار سے لے لیا ورنہ میں کیا اور میری بساط کیا۔

نعت لکھنا، پڑھنا، سُننا اس پر عمل کرنا یہ سب عبادت میں شامل ہے۔ لہٰذا میری ایک بار پھر صاحبِ استطاعت لوگوں سے گزارش ہے کہ للّٰہ اعجاز احمد قادری جیسے مخلص لوگوں کا ساتھ دیں۔ تاکہ یہ نعت کے فروغ کے لیے زیادہ سے زیادہ کام کر سکیں میری اور تمام عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں اعجاز احمد قادری کے ساتھ ہیں۔

اللہ تعالیٰ اِن کے ہر نیک مقصد میں ان کو کامیاب کرے

آمین

دعاگو! ناشر

سیّد ذاکر علی چشتی

الحاج بینگال اینڈ کیمیکل ڈیلر حیدر آباد سندھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

من و عن بہ زبانِ گلشن

محترم بھائی اعجاز احمد اعجاز قادری سے میری پہلی ملاقات سید باسط علی شاہ صاحب کے در دولت (عرس مبارک حضرت خواجہ غریب نواز میں ہوئی) اس کے بعد ملاقاتوں کا سلسلہ جاری و ساری رہا پہلے تو میں ایک نعت خواں کی حیثیت سے واقف تھا لیکن پھر نعت گو شاعر کی حیثیت سے دیکھتے ہی دیکھتے نعت گوئی میں ایسے روشن ہوئے کہ کمال کر دیا۔ اعجاز احمد قادری صاحب کا پہلا مجموعۂ نعت بنام اعجاز نبی صلی اللہ علیہ وسلم شائع ہوا جس میں تقریباً سو نعتیں تحریر کیں ان میں خاص طور پر

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے
مصطفےٰ نے سنبھال رکھا ہے

بے حد مقبول ہوئی اس کے علاوہ بہت خوبصورت دلوں پہ اثر انداز ہونے والی حمد و نعت و مناقب پیش کی گئی ہیں۔

اب اللہ کے فضل و کرم سے دوسرا دیوان بنام اوصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم شائع کر رہے ہیں یہ کلام ایسے ہیں کہ ان کلاموں سے عشاقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں کی ترجمانی ہوتی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ان کے علم میں اور عشق میں اضافہ فرمائے اور اعجاز احمد قادری صاحب اسی شوق و ذوق سے لکھتے اور پڑھتے رہیں (آمین)

حاجی گلشن الٰہی

خاکپائے دربار عالیہ سخی سید عبد الوھاب شاہ جیلانیؒ چیئرمین مذہبی امور

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اظہارِ خیال

میرے لیے یہ امر باعث عزت و فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب دونوں جہانوں کے سردار ۔ غریبوں، یتیموں کے غمگسار، ہادی برحق، شافع محشر، ساقی کوثر، خاص پیغمبر، باعثِ وجودِ کائنات فخر موجودات حضرت محمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت نعتوں پر مشتمل مجموعہ نعت "اوصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم" کے شاعر اور باکمال ثناء خوان رسولؐ جناب اعجاز احمد اعجاز قادری کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کروں ۔

جناب اعجاز احمد اعجاز قادری صاحب سے میری پہلی ملاقات جامع مسجد لطیف آباد نمبر ۸ میں چند برس پہلے جمعے کی نماز کے بعد صلوٰۃ و سلام کی مبارک محفل میں ہوئی ۔ میں نماز جمعہ کے اختتام پر اپنے جوتے اُٹھا کر مسجد سے باہر نکل رہا تھا کہ اچانک میرے کانوں میں بہت ہی خوبصورت آواز میں محبوبِ خدا کے حضور پیش کیا جانے والا سلام عقیدت

اَلسَّلَامُ علیکم رسُول اللہ
یا رسُول اللہ یا حبیبَ اللہ

سنائی دیا ۔ میں نے دیکھا کہ نہ صرف میں بلکہ مجھ جیسے اور بھی بہت سے حقیر و کمتر اور نالائق نمازی بجائے اپنے گھر جانے کے مسجد ھذا کے ہال میں دوڑ کر واپس آگئے اور آقا کے حضور سلام عقیدت پیش کرنے کیلئے دوسرے نیک لوگوں کے ساتھ

شامل ہو گئے ۔ مجھ پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو چکی تھی ۔ آنکھوں سے بے شمار آنسو بے اختیار رواں تھے ۔ دل عشقِ نبیؐ کی محبت میں بچھا جا رہا تھا مسجد کا پورا ہال سرکارؐ کے غلاموں کی صداؤں سے گونج رہا تھا ۔ جو کہ نہایت محبت سے محبوبِ خداؐ کے حضور جھوم جھوم کر سلام عقیدت پیش کر رہے تھے ۔ میں نے محسوس کیا کہ تمام لوگ جو کہ مسجد کے اندر موجود تھے اور وہ لوگ جو مسجد کے باہر جا چکے تھے ۔ سلام بحضورِ خاتم الانبیاءؐ بہت محبت سے پڑھ رہے تھے اور سن بھی رہے تھے ۔ کیونکہ اعجاز احمد قادری اپنا تحریر کردہ سلام بہت عقیدت و محبت سے پیش کر رہے تھے ۔ اعجاز بھائی کی آواز براہِ راست دلوں پر اثر انداز ہو رہی تھی ۔ ایک وجد کی کیفیت اور حسین مناظر تھے ۔ جو کہ بہت کم اور کبھی کبھار ہی نظر آتے ہیں ۔

جناب اعجاز احمد اعجاز قادری صاحب نعت گو شاعر ، ایک سچّے عاشق رسول ہیں ۔ میں نے اِنکی عمدہ کارکردگی (Best Performance) دیکھ کر انہیں ریڈیو پاکستان حیدرآباد کے لاکھوں سامعین کے لئے ان کی لکھی ہوئی خوبصورت نعتیں اور سلام پڑھنے کی دعوت دی جو انھوں نے قبول فرمالی ۔ اعجاز احمد قادری صاحب کا کلام ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلیویژن سے اکثر نشر ہوتا ہے جس کو سن کر اہلِ ایمان اپنے قلوب کو عشقِ نبیؐ کی محبت سے گرماتے ہیں ۔

اعجاز احمد قادری صاحب کے اس سے قبل بھی کئی نعتیہ مجموعہ منظر عام پر آچکے ہیں ۔ جن میں اعجاز نبیؐ مجھے پڑھنے کا موقع ملا ۔

اعجاز نبیؐ کی ایک خوبصورت نعت

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے
مصطفےؐ نے سنبھال رکھا ہے
میرے عیبوں پہ ڈال کر پردہ
مجھ کو اچھوں میں ڈال رکھا ہے

نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔

اعجاز احمد قادری کی لکھی ہوئی حمد۔ نعت، منقبت صلوٰۃ و سلام وطنِ عزیز پاکستان کے نامور ثناء خوان رسول ریڈیو، ٹیلی ویژن اور ہر جگہ نعتیہ محافل اور میلاد النبیؐ میں جھوم جھوم کر پڑھتے ہیں اور سامعین اور حاضرینِ محفل کی داد حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ اعجاز بھائیؒ کی نعتیں ان کی وجہ شہرت ہے۔

اعجاز احمد قادری صاحب پر حضور علیہ صلوٰۃ والسّلام کی خاص نظرِ کرم ہے۔ عشقِ نبیؐ کی محبت میں ڈوب کر نعتیں اور سلام لکھنا اور نہایت خوش الحانی سے انہیں پڑھنا صرف اعجاز قادری صاحب کا ہی خاصہ ہے۔ جب یہ درود و سلام اور نعتیں پڑھتے ہیں تو حاضرین پر ایک سماں باندھ دیتے ہیں۔ خود بھی وجدانی کیفیت میں پڑھتے ہیں۔ اور سامعین و ناظرین کو متاثر کیے بغیر نہیں رہتے۔

میں رب العزت کے حضور دعا کرتا ہوں کہ بطفیل رحمت اللعالمینؐ اللہ تعالیٰ انہیں تا حیات اس نیک کام کو جاری رکھنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ جذبۂ عشقِ مصطفےؐ ہی ایمان کا جز ہے۔ جب تک نبی محترم کی محبت دل میں نہیں ہوگی ایمان مکمل ہی نہیں ہوگا۔

کتاب " اوصافِ نبیؐ " سے شعبۂ نعت کو بھی فائدہ پہنچے گا۔ اور صحیح معنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت و اخوت کا پیغام تمام انسانوں کو حاصل ہوگا۔

میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مجموعہ کلام " اوصافِ نبیؐ " بارگاہِ رسالتؐ میں مقبول ہو اور قبولیت عامہ کا شرف حاصل کرے۔ اور اس نیک مقصد میں انہیں صحت، عزت و شہرت اور کامیابی عطا فرمائے۔ (آمین)

دعاگو

محمد زبیر صدیقی

پرسنل اسسٹنٹ برائے اسٹیشن ڈائریکٹر
ریڈیو پاکستان حیدرآباد
فون نمبر ۷۸۱۹۵۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اوصافِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نعت گوئی کی تاریخ بہت قدیم ہے ۔ یہ مقدس وعظیم مشن حضور اکرم صل اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ ہی میں شروع ہو گیا تھا۔ اور عہد بہ عہد ہر ادوار میں اس پر کام ہوتا رہا ہے ترقی اور توسیع ہوتی رہی ہے ۔ آج بھی اس نفسا نفسی کے دور میں مدحت رسول صل اللہ علیہ وسلم کی سعادت جاری وساری ہے ۔ اور میرا تو یہ ایمان کامل ہے کہ جب تک تمام جہانِ عالم میں نبی کے نام لیوا ہیں اور یہ دنیا قائم ودائم ہے ۔ انشاء اللہ " ورفعنا لك ذكرك ،، کا غلغلہ بلند ہوتا رہے گا ۔ لائق ستائش ہیں وہ لوگ جو نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں ۔ خالق کونین جس سے جو کام لینا چاہتا ہے لے لیتا ہے ۔ میں اس عظیم الشان کل پاکستان محفل نعت میں نظامت کے فرائض انجام دے رہا تھا ، محفل اپنے عروج پر تھی کہ میرے بہت ہی شفیق دوست زبیر صدیقی نے کہا کہ اس محفل میں ایک ثناء خوان چند اشعار پڑھنے کا خواہش مند ہے سرکار کی محفل ہو اور کوئی محروم رہ جائے یہ تو ہو ہی نہیں سکتا میں نے دعوتِ کلام دی آپ کو یقیناً خوشی ہوگی کہ ان کے اسی شعر نے سامعین کے دل جیت لئے

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے
مصطفٰی نے سنبھال رکھا ہے

یہ ثناء خواں نعت گو تھے جناب اعجاز احمد اعجاز قادری صاحب ۔
میں نے انہیں ریڈیو پاکستان حیدر آباد سے نعت پڑھنے کی دعوت دی اور محفل میلاد میں جس خوش الحانی سے نعت پڑھی کہ تمام شرکائے محفل پر وجدانی کیفیت طاری تھی ۔
اعجاز بھائی نعت گو بھی کمال کے ہیں اُن کا مجموعہ کلام اعجازِ نبی ہر خاص وعام میں بہت مقبول ہوا اور انکی نعتیں پڑھ کر ثناء خواں سامعین کی بھرپور داد وصول کرتے ہیں ۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں کتاب بنام "اوصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم" موجود ہے یقین ہے رب العزت سے کہ اس کے پڑھنے سے آپ کا دل میری طرح عشق نبیؐ سے منور ہو گا۔
اِس کتاب کا یہ قطعہ دل کو بہت ہی بھایا،

جو تیری نگاہ میں رہے — وہ بڑی پناہ میں رہے
اُس کو خوف ہے نہ کچھ ملال — جو تیری سپاہ میں رہے

جناب اعجاز احمد ایک شفیق انسان دوست ہیں میں اُمید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ مجموعہ کلام قبول عام حاصل کرے گا اور ارباب علم و ادب کے لئے ایک ایسی روشن مثال بن کر سامنے آئے گا کہ وہ اس کی روشنی میں مزید دینی ادب کی تخلیق کی طرف اور زیادہ متوجہ ہو جائیں گے۔
میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس مستحسن کام کو اپنی اور اپنے محبوبؐ کی بارگاہِ عالی میں مقبولیت عطا فرمائے تاکہ اعجاز احمد گلستان نعت میں اپنی طبع رواں کے توسط سے مزید گل بوٹے اگائیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے اپنے سینے کو منور و معطر کرنے کی دن دونی رات چوگنی سعادتیں حاصل کریں
آمین

ظفر قریشی
براڈ کاسٹر ریڈیو پاکستان حیدر آباد

جمعۃ المبارک ۲۲ ربیع الاول سنہ ۱۴۲۲ھ

اَحوالِ حقیقت (مصنف)

کرتا ہے جن کی مدح قرآں میں ربِّ کعبہ
اُن کی ثنا ہو کیسے اعجازِ ناتواں سے

نعت گوئی اک مقامِ بلند ہے اس کی بلندیوں کو آج تک کوئی چھو سکا ہے اور نہ کبھی چھو سکے گا اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندے فرماتے ہیں۔ قرآن مجید اول تا آخر نعتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے بقولِ اعلیٰحضرت :۔ ا

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضورؐ
تجھ سے کب ممکن ہے مدحت رسول اللہ کی

مجھ حقیر فقیر نے اللہ کریم سے دُعا کی تھی یاربّ اس مجموعۂ نعت (اعجاز بنی) کی خوشبو شہر شہر ملک ملک پہنچا دے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل یہ دُعا قبول ہوئی ۔ آج الحمدللہ ملک کے ممتاز نعت خواں ملک کے اندر بھی اور ملک کے باہر بھی اس مجموعۂ نعت اعجاز بنی سے نعتیں پڑھ رہے ہیں ہیں خاص طور سے الحاج یوسف میمن صاحب کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس دیوان اعجاز بنیؐ سے بہت سی نعتیں پڑھیں اور ایک نعت جو بہت زیادہ مقبول ہوئی ۔

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے
مصطفٰے نے سنبھال رکھا ہے

یہ نعت اس کتاب کی پہچان بن گئی ۔ جناب فصیح الدین سہروردی صاحب ، جناب شفیق وارثی صاحب اور ملک کے دیگر خوش الحان نعت خواں اور ان کے ساتھ ساتھ میں ان مقامی نعت خواں حضرات کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جنہوں نے بھرپور انداز میں اس مجموعۂ نعت اعجاز بنیؐ سے بہت سی نعتیں پڑھیں ان میں سرِ فہرست نام ہیں جناب صادق حسین صاحب ، جناب یونس قادری صاحب ، جناب نعیم خان زئی جناب حنیف قریشی صاحب ، جناب لطیف قریشی صاحب ، ان سب دوستوں کا میں تہہ دل سے مشکور ہوں اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے ، صادق حسین صاحب کا میں مختصر ذکر کرنا بے حد ضروری سمجھتا ہوں یہ اکثر مزارات پر حاضری دیتے ہیں اور مزارات پر ہی نعتیں پڑھتے ہیں یہ زیادہ تر اس ہی کتاب سے نعتیں پڑھتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ ملک کے ممتاز نعت خواں حضرات سے ملاقات جناب صادق حسین صاحب ہی کی وجہ سے ہوئی اللہ تعالیٰ صادق حسین صاحب کو

جزائے خیر عطا فرمائے (آمین)

کتابت کی طباعت کے مرحلے میں دامے، درمے، سخنے، قدمے اگر میں اس ہستی کا نام نہ لوں اور ان کا شکریہ ادا کیے بغیر آگے بڑھ جاؤں تو یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی ناشکری ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی شان ہے، جو لوگوں کا شکریہ ادا نہ کرے وہ خدا کا شکر گزار نہیں ہے۔ میں خصوصاً جناب ذاکر علی چشتی صاحب کی کاوش خلوص ایثار کا بے حد شکریہ ادا کرتا ہوں، مجموعۂ اعجاز نبی ان ہی کی کاوش کا نتیجہ ہے اور اب الحمد للہ یہ مجموعۂ نعت اوصافِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم) جو آپ کی نظر کے سامنے ہے یہ بھی ذاکر علی چشتی صاحب کی کاوش کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ ذاکر علی چشتی کو دین و دنیا کی نعمتوں سے مالامال کرے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل محبت سے بہرہ مند کرے اور اس ہی طرح دامے، درمے، سخنے، قدمے دینِ اسلام اور اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

یہ ناچیز حقیر فقیر فن شعری کی لطافت نزاکت رفعت تو درکنار حقیقت تو یہ ہے کہ اس فن شعری کی ابجد سے بھی ناواقف ہے یہ تو چند عقیدت کے پھول ہیں جو نذرِ حضورؐ ہیں امید کرتا ہوں اہل فن چشم پوشی سے کام لیں گے۔ دیگر علمائے اہل سنت سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ کوئی شرعی قباعت (معاذ اللہ) پائیں تو اس عاصی گنہ گار کو مطلع فرمائیں۔

آخر میں تمام عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دعا کی درخواست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس مجموعۂ نعت (اوصافِ نبیؐ) کی خوشبو شہر شہر ملک پہنچاوے اور تمام اہلِ اسلام اس کی خوشبو سے فیض یاب ہوتے رہیں۔

آمین ثم آمین

اُن کی اُلفت سے الٰہی دامن دل پُر رہے
دو جہاں میں بس یہ ہی اعجازؔ کی جاگیر ہے

احقر العباد

اعجاز احمد اعجازؔ قادری

چشتی نقشبندی سہروردی اشرفی
ابوالعلائی المنظہری الاسدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمدِ ربِّ جلیل جلّ جلالہٗ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ — اس مے کو شہِ حسنینؓ نے پی
پیتے ہیں اسے خود غوثِ جلیؒ — خواجہ نے ہمیں تعلیم یہ دی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہے خواجہ اویسؓ کے دل کی جلا — یہ وردِ زبان بلالؓ رہا
منصورؔ نے بھی یہ جام پیا — تبریز کو بھی مدہوش کیا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یہ ورد چرند پرند کریں — میخانے میں جا کے رند کریں
داتاؒ، سیدنا، فرید کریں — جو چاہو حق کی دید کریں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اِس کلمے سے طوفان ٹلیں — اِس کلمے کو حیوان پڑھیں
حد ہے پتھر بے جان پڑھیں — پھر کیوں نہ ہم انسان پڑھیں

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اِس ذکر سے اُس کو رتبہ ملا — سرکارؐ سے جو وابستہ رہا
جس نے بھی یہ دامن چھوڑ دیا — وہ رب کا ہوا نہ جگ کا ہوا

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

بنتے ہیں اسی سے پیر وَلی — ہے ذریعہ یہ دیدارِ نبیؐ
یہ ذکر ہے جنت کی کنجی — اعجاز یہ ہے فرمانِ نبیؐ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

وحدہٗ لاشریک لہٗ رب ہے تو
تیرا ثانی نہیں چارسو رب ہے تو

دور ایسا کسی کو دکھائی نہ دے
پاس ایسا قریبِ گلو رب ہے تو

وہ خلیل و صفی ہوں یا عیسیٰ کلیم
سارے نبیوں کی اک آرزو رب ہے تو

واحد، ماجد، وارث، واحد
ظاہر، باطن اللہ ھو رب ہے تو

گو کلام خدا ہے کلام نبی
پیارے محبوب کی گفتگو رب ہے تو

ذات کی یہ اشارہ بلالی اذاں
شان تیری ہی ہو بہو رب ہے تو

ایک اعجاز کیا سارے سنسار کو
پالنے والا بس وحدہٗ رب ہے تو

نعتِ مصطفےٰ ﷺ

صلی اللہ علیہ وسلم

خاک مجھ میں کمال رکھا ہے
مصطفےٰ ﷺ نے سنبھال رکھا ہے

میرے عیبوں پہ ڈال کر پردہ
مجھ کو اچھوں میں ڈال رکھا ہے

میم سے مرض، ہر دوا ہو کر
ہر مصیبت کو ٹال رکھا ہے

تیرے صدقے ترے کرم نے کریم
مجھ کو جگ میں خوشحال رکھا ہے

ان کی رحمت نہیں فقط ہم پر
غیر کا بھی خیال رکھا ہے

مصطفےٰ سی نسبت حسنؓ و حسینؓ
ہر پیڑ ہیں آل رکھا ہے

جو فقیرانِ شاہِ بطحا ہیں
اُن کو گدڑی میں لال رکھا ہے

اک تری یاد کے سوا میں نے
دل سے سب کچھ نکال رکھا ہے

تیرا اعجاز کب کا مر جاتا
تیرے ٹکڑوں نے پال رکھا ہے

نعتِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کس کی آمد ہے حدِّ نظر نور ہے
ہر گلی نور ہے ہر نگر نور ہے

وہ سحر جس میں آئے حبیبؐ خدا
اُس کے صدقے میں اب ہر سحر نور ہے

پیارے آقاؐ کی آمد کا صدقہ ہے یہ
میرا گھر نور ہے تیرا گھر نور ہے

بولے جبریلؑ جھولا جھلاتے ہوئے
آمنہؓ کا یہ نورِ نظر نور ہے

تیرے صدقے حلیمہؓ نہ جاؤں میں کیوں
تیری گودی میں خیر البشرؐ نور ہے

جس کو رحمت بنا کر ہے بھیجا گیا
یہ وہ ہی رہنما راہبر نور ہے

صاف قرآن میں خود خدا نے کہا
سب ترا ہے جہاں ہے جدھر نور ہے

جس سے دونوں جہاں جگمگائے گئے
یہ وہ ہی پُرضیا معتبر نور ہے

رب نے فرمایا مُنکر سے تُو خاک ہے
یہ مرا دلربا ہوش کر نور ہے

جو بھی مانگو ملے گا خُدا کی قسم
آج کی شب بڑا موج پر نور ہے

موت آجائے ذکرِ نبیؐ میں جسے
گھر تو گھر نور اُس کی قبر نور ہے

سب اُنہی کا تو اعجاز ہے بخدا
کرۂ ارض میں جس قدر نور ہے

نعت شریف
جشن آمد عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آمنہؓ بی بی سے یوں حضرت آدمؑ نے کہا
نور کی جلوہ گری ہے بہت اچھا دن ہے

بولے جبریلؑ بھی کعبے پہ لوا لہرا کر
اُن کے آنے کی گھڑی ہے بہت اچھا دن ہے

خود خدا نے یہ حلیمہؓ کو بشارت دی ہے
تیری گودی میں نبیؐ ہے بہت اچھا دن ہے

دونوں عیدیں ہیں تری عید ولادت پہ نثار
کیوں نہ ہو عید بڑی ہے بہت اچھا دن ہے

شمعِ کفر ہمیشہ کو بجھانے کے لیے
نور کی شمع جلی ہے بہت اچھا دن ہے

رات نے جاتے ہوئے صبح نے آتے یہ کہا
آج کی رات بڑی ہے بہت اچھا دن ہے

چیخ ابلیس کی تھی بولی سحر مسکا کر
ظلم پر برق گری ہے بہت اچھا دن ہے

اللہ اللہ یہ کعبہ بھی صدا دیتا ہے
آرزو دل کی کھلی ہے بہت اچھا دن ہے

کہہ دو اعجاز کہ ہر ماہ کی بارہ تاریخ
اپنی تو عید یہی ہے بہت اچھا دن ہے

آج میلادِ نبیؐ ہے بہت اچھا دن ہے
ذرّے ذرّے کو خوشی ہے بہت اچھا دن ہے

جشنِ آمد

جشن آمد نبیؐ کا مناتے رہو — عشقِ احمدؐ کو دل میں بڑھاتے رہو

حکم باری یہ ایمان والوں سے ہے
یعنی محبوبؐ کے جانثاروں سے ہے
روز میلاد سنتے سُناتے رہو — عشقِ احمدؐ کو دل میں بڑھاتے رہو

اُس سے بڑھ کر سکندر ہُوا ہے کوئی
جس نے نعلین سرکارؐ سر پر رکھی
نقشِ نعلین سر پر سجاتے رہو — عشقِ احمدؐ کو دل میں بڑھاتے رہو

گر یہ چاہو کے راضی رہے کبریا
وہ کرو جو صحابہؓ نے خود ہے کیا
نعرہ صلِ اللہ کا لگاتے رہو — عشقِ احمدؐ کو دل میں بڑھاتے رہو

شرق ہو، غرب ہو یا جنوب و شمال
اُن کی آمد سے روشن ہے ماضی و حال
قمقومے اپنے گھر جگمگاتے رہو — عشقِ احمدؐ کو دل میں بڑھاتے رہو

چومتے تھے ملک تلوا سرکارؐ کا
ہے یہ پیغام جبرئیلؑ کے پیار کا
چومنے جالیاں طیبہ جاتے رہو — عشقِ احمدؐ کو دل میں بڑھاتے رہو

حضرت زیدؓ کے عشق کی داستاں
کہہ رہی ہے یہ ہم سے بلالیؓ اذاں
کوئی آئے الم مسکراتے رہو — عشقِ احمدؐ کو دل میں بڑھاتے رہو

★

رب کا دیدار کرنا ہے تم کو اگر
میری مانو تو اے مومنو عمر بھر
نعت خوانی کی محفل سجاتے رہو عشق احمد کو دل میں بڑھاتے رہو

★

مصطفےؐ کی جو عظمت کا قائل نہیں
وہ غلاموں میں اعجاز شامل نہیں
ایسے لوگوں سے دامن بچاتے رہو عشق احمدؐ کو دل میں بڑھاتے رہو

★

جشن آمد نبیؐ کا مناتے رہو
عشق احمدؐ کو دل میں بڑھاتے رہو

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ
كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے عظیم الشان نور اور کھلی کتاب آئی ۔

نعتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ ہی کہتی تھیں مکے میں حلیمہؓ جابجا گھر گھر
میرے آقا جہاں میں آ گئے حاجت روا بن کر

محمد مصطفےٰ آئے تو کعبے میں بہار آئی
گرے سب تھر تھرا کر بت کھڑے تھے جو خدا بنکر

بڑھایا شرف مالک نے ہمیں نسبت ملی اُنؐ کی
خدا سے اور کیا مانگیں غلامِ مصطفےٰؐ بنکر

بلالو گر مدینے میں تو آقاؐ سر کے بل آؤں
لپٹ جاؤں میں قدموں سے مکمل التجا بنکر

بلائیں دور ہو جاتیں ہیں اس بیمار کے سر سے
چلا جائے جو طیبہ میں غلامِ مصطفےٰ بنکر

الٰہی ناتواں اعجاز کی ہے آرزو اتنی
میں دنیا میں رہوں زندہ سگِ خیرالوریٰ بنکر

نورِ مصطفیٰؐ سے ہے روشنی زمانے میں
حسنِ مصطفیٰؐ سے ہے دلکشی زمانے میں

ہر طرف اندھیرا تھا ماند تھے دیئے سارے
اُنؐ کے دم سے زندہ ہے زندگی زمانے میں

جیسا ہے خدا یکتا اپنی کُل خدائی میں
میرا ہے نبیؐ یکتا ویسا ہی زمانے میں

اُنؐ کے نام سے مانگو رب سے کیا نہیں ملتا
اُنؐ کے در سے ملتی ہے ہر خوشی زمانے میں

مصطفیٰؐ کے دامن کو جس کسی نے چھوڑا ہے
جوڑی اُس نے شیطاں سے دوستی زمانے میں

جس پہ کملی والے کی اک نگاہ اُٹھ جائے
قدر و منزلت اُس کی ہے بڑی زمانے میں

ہم تو پھر بھی اُنؐ کے ہیں غیروں کو کھلاتے ہیں
کیا کوئی سخی ہوگا ایسا بھی زمانے میں

مصطفیٰ کی یاد آئے ہچکیوں سے رو لیتا
عشق کی نشانی تو ہے یہ ہی زمانے میں

یا خدا مدینے میں زندگی میں پہنچا دے
جانے کتنی باقی ہے زندگی زمانے میں

غم نہ کر تجھے اعجاز وہ ملیں گے محشر میں
اُن کی آرزو میں جی عارضی زمانے میں

نعت شریف

بحضور

امام الانبیاء

علیہ الصلوٰۃ والسلام

لذت روحِ دل کی جلا آپؐ ہیں
میرے آقاؐ مرا مدعا آپؐ ہیں

باکمال، لاجواب، باجمال، بے مثال
صاحبِ لامکاں بخدا آپؐ ہیں

واہ کیا بات ہے ایسے بیمار کی
میرے سرکارؐ جس کی شفا آپؐ ہیں

دور منزل نہیں آؤ آقاؐ کے در
باخدا کبریا کا پتہ آپؐ ہیں

جس کا جگ میں کوئی بھی نہیں آسرا
اُس کا یا مصطفےٰؐ آسرا آپ ہیں

دردِ دل کس کو جا کر دکھاؤں میں جب
میرے درد و الم کی دوا آپؐ ہیں

حُسن ہو، مُشک ہو، رنگ ہو یا بشر
میرا دعویٰ ہے سب سے جُدا آپؐ ہیں

راہ دشوار ہیں مجھ کو کیوں غم ہو جب
میرے مشکل کُشا راہنما آپؐ ہیں

آپؐ کا ہے اعجاز جائے کہاں
یا نبیؐ جب میرا آسرا آپؐ ہیں

نعت شریف

شانِ احمدؐ کو جاننے والے
کب خدا کو ہیں ماننے والے

خاک کا تو بنا، وہ نورِ الٰہ
اُن کو ہم جیسا جاننے والے

تُو سراپا اندھیرا ہے، مُنکر
وہ اندھیروں کو چھانٹنے والے

اُنؐ کی رحمت تو بے کنارا ہے
ناپ نہ اُن کو ناپنے والے

جسکی جنت اُنہی سے پھرتا ہے
رب سے جنت کو مانگنے والے

اُنؐ کو مالک بنا کے خالق نے
کہہ دیا، ہیں یہ بانٹنے والے

کون ہے جو کسی کو دیتا ہے
مانگ آقاؐ سے مانگنے والے

ڈگمگاتے نہیں خدا کی قسم
اُنؐ کے دامن کو تھامنے والے

آج بھی بے شمار زندہ ہیں
زندگی اُن پہ وارنے والے

اپنے رب کے قریب ہوتے ہیں
ذکرِ احمدؐ میں جاگنے والے

موجِ طوفاں سے میں نہیں ڈرتا
مجھکو آقاؐ ہیں تھامنے والے

اُنؐ کے ٹکڑوں پہ ناز کرتے ہیں
اُن سے خیرات مانگنے والے

مصطفٰےؐ کی ثناء عبادت ہے
ہم تو اِتنا ہیں جاننے والے

غیر کے در کبھی نہیں جاتے
اُن کو ہر دم پکارنے والے

یہ بھی ادنٰی تمھارا ہے اعجاز
ڈوبا سورج نکالنے والے
کہہ دو اعجاز اُن کا کھاتے ہیں
وہ ہمارے ہیں پالنے والے

محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تیرے محبوبؐ کی شانِ اعلیٰ کیا کہنا
فرشِ زمیں سے عرشِ علیٰ اُن کا جانا کیا کہنا

یوں تو حضرتِ موسیٰؑ کے ناز اُٹھائے ہیں ربّ نے
پر معراج کے دولہا کے ناز اُٹھانا کیا کہنا

اُنؐ کا جو محبوب ہوا اللہ کا وہ محبوب ہوا
اُنؐ کی چشمِ رحمت سے اُنؐ کا ہونا کیا کہنا

وہ جس کو چاہیں جو دیدیں یہ اپنی اپنی قسمت ہے
وہ تو جگ کے داتا ہیں اُنؐ کا دینا کیا کہنا

یوں تو لاکھوں دنیا میں دیکھیں نینا مستانی
جن کو اُنؐ کی دید ملے اُن نینوں کا کیا کہنا

یوں تو آدمؑ تا عیسیٰؑ شرم و حیا کے پیکر ہیں
پر میم کے پردے میں آقاؐ کا یوں شرمانا کیا کہنا

میں ہوں قطرہ بے مقدار پر وہ میرے ہیں لجپال
میں اُنؐ کے صدقے میری لاج نبھانا کیا کہنا

اُن کی ہے اعجاز عطا پیر تیرے ہیں سیدنا
اُن کی عطا کے میں قربان اُن کی عطا کا کیا کہنا

نعتِ ناصر صلی اللہ علیہ وسلم

مانا تجھ سا کوئی ہلال نہیں
مصطفےٰ کی مگر مثال نہیں

وہ تو وہ ہیں تمام عالم میں
کوئی مثلِ بلالؓ نہیں

وہ عبادت بھی کیا عبادت ہے
جس میں سرکارؐ کا خیال نہیں

مانگ اُن سے اُنہیں خدا کی قسم
اِس سے بڑھ کر کوئی سوال نہیں

بے مرادی لیے وہ پھرتا ہے
جس کے سینے میں حبِ آل نہیں

در پہ اُس کو بھی وہ بلاتے ہیں
ظاہری جس کے پاس مال نہیں

جس کی قسمت وہ لازوال کریں
اُس کی قسمت کو پھر زوال نہیں

صدقہ پنجتن میں کھاتا ہوں
اپنا اعجاز خستہ حال نہیں

نعت پاک صلی اللہ علیہ وسلم

صاحبِ سدرہ نشیں محبوبِ ربّ نورِ سراپا ہیں
پردے میں پردہ نشیں محبوبِ ربّ نورِ سراپا ہیں

پیدا ہوئے جب کہ جانِ دو عالم آمنہؓ بی بی سے بولیں مریمؑ
سیّدِ کُل مرسلیں محبوبِ ربّ نورِ سراپا ہیں

واللیل زلفیں ہیں والفجر چہرہ آنکھوں میں ہے مازاغ کا سُرمہ
آپ سا کوئی نہیں محبوبِ ربّ نورِ سراپا ہیں

یٰسین طٰہٰ مدثر مزمل دُکھیا یتیموں فقیروں کا حاصل
سارے جہاں کے امیں محبوبِ ربّ نورِ سراپا ہیں

آمنہؓ بی بی کے گھر کا اُجالا دائی حلیمہؓ کا یکتا سہارا
ساقیٔ کُل سلسبیں محبوبِ ربّ نورِ سراپا ہیں

جانِ بشر آپ غیر البشر ہیں ذرہ تمہاری عطا سے گوہر ہیں
غارِ حرا کے مکیں محبوبِ ربّ نورِ سراپا ہیں

باعثِ ارض و سماء ذات تیری رفعت و عظمت کی کیا بات تیری
زینتِ عرشِ بریں محبوبِ ربّ نورِ سراپا ہیں

کیسے ہو اُن کا سایا نہ آیا اُن کا تو سایہ ہے عالم پہ چھایا
رحمتِ کُل عالمیں محبوبِ ربّ نورِ سراپا ہیں

نعتِ پاک

یا سیدی، حبیبی، خیر الوریٰ تم ہی ہو
بعد از خدا ہمارے مشکل کشا تم ہی ہو

مانگوں کسی سے کیونکر تیرا غلام ہو کر
بن مانگے بھیک جو دے ایسی عطا تم ہی ہو

خالق نے جس کی خاطر یہ دو جہاں بنائے
بے شک خدا کے پیارے وہ دلربا تم ہی ہو

جس نورِ اولیں سے ہے روشنی جہاں میں
اللہ کی قسم وہ نورِ خدا تم ہی ہو

گر چاہتا ہے منکر خوشنودیٔ الٰہی
کہہ دے فقط وسیلہ یا مصطفیٰ تم ہی ہو

سمجھا نہ کوئی سمجھے اس شمع عارفیں کو
جس کو خدا کہے خود میری ادا تم ہی ہو

کس کو سنائے جاکر اعجازؔ حالِ مضطر
اے مونس غریباں میری دوا تم ہی ہو

صلی اللہ علیہ وسلم

نعت سرورِ دیں صلی اللہ علیہ وسلم

محبوبِ کبریا ہیں سالارِ انبیاء ہیں
داتا ہیں بے کسوں کے اُمت کے پیشوا ہیں

بے مثل انبیاء ہیں حسن و جمال میں پر ٭ کوئی نہیں ہے ایسا جیسے شہِ دنیٰ ہیں

میرا تو یہ یقین ہے بلکہ یقینِ کامل ٭ منزل اُسے ملی ہے وہ جس کے رہنما ہیں

اُن کے کرم کا دیکھا کوئی نہیں کنارا ٭ اُن کی سخاوتوں کے انداز ہی جدا ہیں

اپنا کوئی نہ کہتا ہم جیسے عاصیوں کو ٭ یہ تو کرم ہے اُن کا ہم اُن کے جو گدا ہیں

اُن کے کرم سے میری قائم ہے زندگانی ٭ دونوں جہاں میں رہبر میرے تو مصطفیٰ ہیں

اللہ کی قسم وہ کشتی رواں دواں ہے ٭ محبوبِ کبریا جس کشتی کے ناخدا ہیں

یارب ترا کرم ہے میں اُن کا ہوں بھکاری ٭ محتاج جن کے در پر دنیا کے بادشاہ ہیں

یہ تو عطا ہے اُن کی یہ سب کرم ہے اُن کا
اعجازِ پُر خطا کے مرشد ابوالعلاء ہیں

سراجِ مُنیرا مرا کملی والا
دو عالم کا دولہا مرا کملی والا

خدا کی قسم کائنات خدا میں
ہے رحمت کا سایا مرا کملی والا

میں کہہ دوں مرے دل کی گر کوئی پوچھے
مرے دل کا ہے نا خدا کملی والا

بنا لاکھ چوبیس ہزار انبیاء میں
امامت کا دولہا مرا کملی والا

کوئی پردۂ میم کیا راز سمجھے
چھپا ہے خدایا مرا کملی والا

ترے کام اعجاز بنتے رہیں گے
بس اتنا کہے جا مرا کملی والا

یا شہِ کون و مکاں صاحبِ جُود و کرم
آپؐ ہیں دین میرا آپؐ ہی میرا دھرم

ایک میں ہی تو نہیں سارے عالم کے لیے
آپؐ کی ذات بنی والمرض والالم

آپؐ جدِّ الحسنین آپؐ مولائے الثقلین
آپؐ مصباحِ الظلم آپؐ ہی ابرِ کرم

اے مرے سدرہ نشیں کیا ہے جو تیرا نہیں
قابَ و قوسین ترا ہے ترا لوح و قلم

اُنؐ کی آمد کیلئے اور نبی آتے رہے
آپؐ کے بعد ہوئی پھر نبوت ہے ختم

ایک منکر نہ سہی اُس کی قسمت میں نہیں
میرے سرکارؐ کے در جھکتے ہیں عرب و عجم

وہ خدا کا نہ ہوا خود خدا نے یہ کہا
جس نے بھی چھوڑ دیا دامنِ شاہِ اُمم

میں گنہ گار سہی پر مرا ہے یہ یقیں
وہ ہی رکھتے ہیں مرا ہر جگہ لاج و شرم

دونوں عالم کے شاہا آپؐ داتا میں گدا
یہ شرف اور یہ عطا تیری ہی ہے نظرِ کرم

دافعِ رنج و بلا ہیں مرے نورِ خدا
میرے قسمت میں بھلا کیوں رہیں رنج و الم

عشقِ محبوبِ خدا جس کو ہو جائے عطا
تاجورِ رب کی قسم اُس کے چومے ہیں قدم

میں جہاں پر بھی گیا اُنؐ کا سایہ ہی رہا
وہ تو کرتے ہیں سدا اپنے منگتوں پہ کرم

شانِ محبوبِ خدا جانے محبوبِ خدا
اُنؐ کی اعجاز بھلا شان ہو کیسے رقم

جمالِ جَلّ شانہٗ ہے، تمہارا یارسول اللہؐ
شبابِ جاودانہ ہے، تمہارا یارسول اللہؐ

میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں کوئی گھرانہ پنجتن پاک سے بڑھ کر
گھرانوں میں گھرانہ ہے، تمہارا یارسول اللہؐ

زمانے یوں تو سارے قابلِ تعریف ہیں لیکن
زمانوں میں زمانہ ہے، تمہارا یارسول اللہؐ

یہ کہتے تھے بلالؓ باصفا کو دیکھ کر قدسی
دیوانوں میں دیوانہ ہے، تمہارا یارسول اللہؐ

خزانوں سے بھرا ہے یہ جہاں پر یہ حقیقت ہے
خدا کا سب خزانہ ہے، تمہارا یارسول اللہؐ

قسم اللہ کی دُنیا میں جو کچھ کھا رہے ہیں ہم
یہ سارا آب و دانہ ہے، تمہارا یارسول اللہؐ

غریب و ناتواں، محتاج و مسکیں، بے سہاروں کا
ٹھکانہ آستانہ ہے، تمہارا یارسول اللہؐ

رکھا میں نے کیوں نہ آپ کے آگے اعمالِ بخشش کی
کہ تیرا بخشوانا ہے، تمہارا یارسول اللہؐ

دلِ عُشّاق ہو یا لامکاں، سدرہ ہو یا اقصیٰ
کہاں نہ آنا جانا ہے، تمہارا یارسول اللہؐ!

بڑا خوش بخت ہوں میں، آپؐ میرے دل میں رہتے ہیں
مرا دل آشیانہ ہے، تمہارا یارسول اللہؐ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اللہ اللہ

وہ گفت شیریں نرم مزاجی ہے عام لطف دوام اُن کا
نبی کے اوصاف اللہ اللہ کلام رب ہے کلام اُن کا

نہ کوئی جانے مقام اُن کا، خدا ہی جانے مقام اُن کا
مجھے تو بس اتنا ہی پتہ ہے وہ آقا ہیں میں غلام اُن کا

مجھے ملی ہے گدائی اُن کی کرم سے اُن کے بھری ہے جھولی
فقط نہیں ایک مجھ پہ احساں جہاں پہ ہے فیض عام اُن کا

ہیں یوں تو سارے خدا کو پیارے یہ جن و انساں فرشتے سارے
مگر خدا کو ہے اتنا پیارا سجود و سجدہ قیام اُن کا

فلک پہ سایہ خدا کا چھایا زمیں پہ چھایا خدا کا سایہ
وہ سایہ جو دو جہاں پہ چھایا سنو محمد ہے نام اُن کا

ادب سے سب انبیاء کھڑے ہیں وہ دیکھو جبریلؑ سے جھکے ہیں
وہ ہی تو ہیں دور اپنے رب سے کریں نہ جو احترام اُن کا

زمیں کی رنگین انجمن میں چمکتے سورج ہیں اور قمر ہیں
جدھر بھی دیکھو نظر اُٹھا کے ہے نور ہر جا تمام اُن کا

جو دل سے اعجاز بھیجتے ہیں درود اُن پر سلام اُن پر
خدائے برتر کی بارگاہ میں بلند تر ہے مقام اُن کا

نعت شریف

میرے سرکار کی بات ہی اور ہے
یہ ہیں نورِ خدا آدمی اور ہے

یوں تو ہے سارے نبیوں کی عظمت بڑی
پر یہ پیارا انوکھا نبیؐ اور ہے

زلف واللیل ہے چہرہ والفجر ہے
اللہ اللہ نبیؐ کی شبیہ اور ہے

یوں تو دنیا تصور میں دیکھی مگر
میرے آقا کے در کی گلی اور ہے

میں غلامِ غلامانِ سرکار ہوں
میرا منصب مری چاکری اور ہے

میری حالت پہ زاہد نہ انگلی اٹھا
میرا مسلک مری عاشقی اور ہے

کیا کروں تیری جنت کا رضوان میں
میری جنت تو رضواں کوئی اور ہے

کون جانے ہے کیا پردۂ میم میں
کہہ دو اعجاز یہ راز ہی اور ہے

میرے سرکار کی بات ہی اور ہے

جو صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ ہے وہ راہ ہدایت کیا جانے
اللہ جسے توفیق نہ دے وہ شانِ رسالت کیا جانے

نعت شریف
صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن میں آیا ہے یہ اصول اطیعو اللہ واطیعو الرسول
جو کرتا نہیں تعظیم نبی وہ رب کی اطاعت کیا جانے

واللہ وہ ہی تو ہے قسمت سرکار سے جس کی ہے نسبت
منکر ہے جو فیضِ نسبت سے وہ راہِ شریعت کیا جانے

ہم جیسے بشر کہنے والے کچھ شرم تو کر اللہ سے ڈر
وہ صورتِ انساں میں کیا ہیں تو اُن کی حقیقت کیا جانے

جو اُن کا تصور کرتے ہیں وہ دید کی لذت لیتے ہیں
جو عشق نبی سے دور رہے وہ دید کی لذت کیا جانے

رہتے ہیں جہاں وہ پردہ نشین وہ ماہ جبیں وہ سب سے حسیں
تقدیر وہاں لیجائے جسے وہ دوسری جنت کیا جانے

سدرہ پہ رکے جب شاہِ دنیٰ یوں غیب سے آئی پھر یہ ندا
تم خود ہی چلے آؤ دلبر جبرئیل یہ قدرت کیا جانے

گودی میں حلیمہؓ نے لیکر سرکار کو چوما یہ کہہ کر
دنیا میں جہاں ہے جو بھی حسیں اس حسن کی قیمت کیا جانے

اعجاز انوکھا ہے قبلہ ہم جیسے گنہ گاروں کا
منہ پھیرلے جو اس قبلے سے وہ لطفِ عبادت کیا جانے

نعتِ پاکِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

میرے سرکارؐ نبیوںؑ کے سردار ہیں
کیوں نہ ہوں آپ محبوبؐ غفار ہیں

وہ جسے چاہیں، جو چاہیں کر دیں عطا
وہ تو دونوں جہانوں کے مختار ہیں

اُنؐ کا فرمان خالق کا فرمان ہے
جو نہ مانیں وہ دوزخ کے حقدار ہیں

وہ تو کرتے ہیں ہر وقت چارہ گری
کیسے کہہ دوں کہ ہم لوگ لاچار ہیں

نہ دوا دو طبیبو خدا کے لئے
ہم تو جانانِ عالم کے بیمار ہیں

اُن کو جنت سے مطلب نہ دنیا کا غم
جو درِ مصطفٰےؐ کے طلب گار ہیں

ہم غلاموں کو کیوں خوفِ محشر رہے
جب شفاعت کو محشر میں سرکارؐ ہیں

نہ کہو بے کسو بے سہارا ہیں ہم
بے سہاروں کے آقاؐ مددگار ہیں

پینے والو! پیو اُنؐ کی اُلفت کا جام
میرے سرکارؐ ساقیٔ سنسار ہیں

نعت پڑھتے رہو، نعت سنتے رہو
بخدا اِس میں بخشش کے آثار ہیں

نقشِ پائے نبیؐ ہے رہِ مستقیم
راستے اور جتنے ہیں بے کار ہیں

اُنؐ کے اعجازؐ سے جو بھی منکر ہوئے
درحقیقت وہ ہی قابلِ دار ہیں

نعت شریف

سراپا مظہر رب العلاء ہیں رحمت عالم
بشر ہوگا کوئی نور خدا ہیں رحمت عالم

نہ آئے گر کسی کو یہ یقیں تو کلمہ پڑھ دیکھے
جدا رب سے نہیں جگ سے جدا ہیں رحمت عالم ﷺ

اجالا ہی اجالا آں کے باعث چاروں جانب ہے
حقیقت میں شمع کبریا ہیں رحمت عالم ﷺ

تصدق کیوں نہ ہوں حسن دو عالم جان عالم پر
قسم اللہ کی رب کی ادا ہیں رحمت عالم ﷺ

ہمیں صدیقؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ نے راز بتلایا
خدا شاہد خدا کا آئینہ ہیں رحمت عالم ﷺ

نہیں بھٹکے گا منزل سے سفینہ ہم غلاموں کا
سفینے کے ہمارے راہنما ہیں رحمت عالم ﷺ

نزع میں قبر میں کچھ ڈر نہیں میدان محشر میں
ہمارے حامی و مشکل کشا ہیں رحمت عالم ﷺ

نہ سمجھے دو جہاں میں کوئی بھی بے آسرا مجھ کو
میرے دونوں جہاں میں آسرا ہیں رحمت عالم ﷺ

طواف دل تیرا اعجاز میں کرتا ہوں اسی باعث
دل اعجاز میں جلوہ نما ہیں رحمت عالم ﷺ

مالک کُل نائب کبریا یا نبیؐ
نور الھدیٰ رب کے ہو دلبر یا یا نبیؐ

اُمّی لقب ھاشمی آپ مُطّلبی
یاسین طٰحٰہ خدا نے کہا یا نبیؐ

شمس الضحیٰ مُصطفےٰ سیّد الانبیاءؐ
تیرا لقب ہے شفیع الوریٰ یا نبیؐ

زیرِ قدم ہے تیرے سدرۃ المنتہیٰ
تیری نظر میں خُدا بخدا یا نبیؐ

تاجِ شفاعت کا سہرا تیرے سر سجا
خیر البشر خاتم الانبیاء یا نبیؐ

سجدے کو جھکتے ہیں تیرے شجر جانور
پتھر بھی کلمہ پڑھے آپ کا یا نبیؐ

جنبش انگشت سے شمس اُلٹا پھرا
شق القمر آپ کا معجزہ یا نبیؐ

مُردہ دلوں کو ملی آپ سے روشنی
روح و نظر کے تمھی ہو جلا یا نبیؐ

تیرے ہی دم سے ہوئی ارض میں روشنی
شمعِ غارِ حرا مجتبےٰ یا نبیؐ

یوں تو جہاں میں ہوئے آئے ہزاروں حسیں
آیا نہ آئے کوئی آپ سا یا نبیؐ

زینتِ بزمِ جہاں صاحبِ لامکاں
جلوہ گری ہے تری ہر جگہ یا نبیؐ

آجائیں ارض و سما عالم وجد میں
پردہ اُٹھا دو اگر میم کا یا نبیؐ

خیرات کچھ چہرۂ والضحیٰ کی ملے
اعجاز بھی ہے گدا آپ کا یا نبیؐ

نعت شریف

سرورِ ہر دوسرا اللہ کا دلدار ہے
ہاں ہمارا آسرا اللہ کا دلدار ہے

نعت شریف غیر منقوط

ہمدمؐ و ہادیؐ و حامیؐ کاملؐ و اکملؐ رسولؐ
کُل رسولوں کی دُعا اللہ کا دلدار ہے

گر دوائے دردِ دل اللہ سے درکار ہے
کہہ سدا صلِّ علیٰ اللہ کا دلدار ہے

ہو مرا کس واسطے لعل و گوہر سے واسطہ
مُدعائے دل مرا اللہ کا دلدار ہے

وہ اِرم ہو، مہر و ماہ ہو، آسماں ہو لامکاں
ہر کسی سے ماوریٰ اللہ کا دلدار ہے

حامدؐ و احمدؐ محمدؐ، کُل رسولوں کا رسولؐ
مالکِ کُل کی ادا اللہ کا دلدار ہے

لا دوا کو مل رہی ہے ہر دوا سرکارؐ سے
ہر الم کا مُدّعا اللہ کا دلدار ہے

مالکؐ و مولا مرا، ہادی مرا، سرور مرا
کہہ رہا ہے ہر گدا اللہ کا دلدار ہے

کاسۂ دل ہو مرا، اور در مرے سرکارؐ کا
مُدّعا اعجاز کا اللہ کا دلدار ہے

نعتِ معجزاتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

چاند سورج گھومنا اعجاز ہے
پتّھروں کو بولنا اعجاز ہے

ایک بکری اور کھائیں سیکڑوں — کملی والے یہ ترا اعجاز ہے
سنگریزے لائے تھے مولا علیؓ — بن گیا غلّہ ترا اعجاز ہے
جس کو کہتے ہیں نبیؐ کا معجزہ — نام اُس کا دوسرا اعجاز ہے
پائے احمدؐ کو شجر کا چومنا — مصطفےٰؐ کا یہ بڑا اعجاز ہے
صرف دو مشکیزے پینے والے لاکھ — یہ خدا کے نور کا اعجاز ہے
تاجدارِ انبیاء رب کی قسم — آپ کی ہر ہر ادا اعجاز ہے
دو شجر پل بھر میں باہم جڑ گئے — آپ کا صَلِّ علیٰ اعجاز ہے
لوٹ کر وعدے پہ ہرنی آ گئی — یہ نبیؐ کا باخدا اعجاز ہے
بوہریرہؓ کے وہ توشہ دان سے — کم کھجوریں بانٹنا اعجاز ہے

صدقے جاؤں اس بڑے اعزاز پر
تو غلامِ مصطفےٰؐ اعجاز ہے

نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

یہ تو روزِ ازل فیصلہ ہو گیا
جو نبیؐ کا نہیں نار کا ہو گیا

ایک سجدے کے ابلیس انکار سے
منکروں کے لیے پیشوا ہو گیا

رب نے فرمایا محبوبؐ تیری قسم
جو ترا ہو گیا وہ مِرا ہو گیا

جس نے تعظیم کو سر جھکایا نہیں
پس وہ ہی بھائی شیطان کا ہو گیا

وہ تو معصوم ہیں اُن سے کیسی خطا
جس نے جانا وہی پُر خطا ہو گیا

بھیجتا ہے جو اُنؐ پر درود و سلام
ہاں وہی تو قریبِ خدا ہو گیا

وہ تو جانِ جہاں ہیں خدا کی قسم
اِس حقیقت پہ مُنکِر خفا ہو گیا

تاج شاہی کو خاطر میں لائے وہ کیوں
جس کو پنجتن کا صدقہ عطا ہو گیا

میں جو کھاتا ہوں صدقہ اُنہی کا تو ہے
کیسے کہہ دوں میں بے آسرا ہو گیا

چاند سورج پھرا کر دکھائے ذرا
وہ جو کہتا ہے میں آپؐ سا ہو گیا

غیر کے غم میں وہ کیوں ہے مبتلا
جس کو آقاؐ کے غم کا نشہ ہو گیا

وہ چھپاتے ہیں میری خطا کاریاں
کیسے کہہ دوں میں بے آسرا ہو گیا

اور اعجاز مالک سے کیا چاہیے
کیا یہ کم ہے تو اُنؐ کا گدا ہو گیا

گنبدِ خضرا تیری بھی کیا نرالی شان ہے
مصطفےٰؐ محبوب مدنی سے تری پہچان ہے

نعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں تیری دید کے ارماں لیے بیٹھا ہوں میں
میں نہیں لاکھوں کروڑوں کا یہی ارمان ہے

یا خدا اُس روضۂ اقدس پہ جانا ہو نصیب
جس درِ اقدس پہ مولا کُل جہاں قربان ہے

دور ہے جو مصطفےٰؐ سے دور وہ اللہ سے
میں نہیں کہتا ہوں یہ اللہ کا فرمان ہے

ہم بُرے بھی سرورِ عالمؐ کے منگتے بن گئے
ہم گنہگاروں پہ مولا یہ تیرا احسان ہے

چھیڑ نہ منکر ہمیں تو صرف اتنا جان لے
اُن پہ میری جان کیا ایمان بھی قربان ہے

جو ملا، جتنا ملا، جس کو ملا، اُنؐ سے ملا
بخدا ہم اہلسنت کا یہ ہی ایمان ہے

تجھ کو کیا معلوم نجدی اُنؐ سے ہم کو کیا ملا
دین بھی اُنؐ سے ملا، اُنؐ سے ملا قرآن ہے

آرزو اعجاز کی یارب ہے نعتِ مصطفےٰؐ
یہ یونہی پڑھتا رہے جب تک بدن میں جان ہے

نعت شریف

صبح کہتے ہیں، شام کہتے ہیں
دل کو اُن کا مقام کہتے ہیں

فرش تو فرش بخدا اُن کو — عرش والے سلام کہتے ہیں
اُن کو رحمت بنا کے رب نے کہا — اس کو اعلیٰ مقام کہتے ہیں
اُن کی بندہ نوازیاں دیکھو — مجھ کو اپنا غلام کہتے ہیں
جس سے دونوں جہاں ہوئے روشن — اُس کو ماہِ تمام کہتے ہیں
جو بھی محبوبِ رب نے فرمایا — اُس کو رب کا کلام کہتے ہیں
نہ ہو جس ملک میں نبیؐ کا نظام — اُس کو ناقص نظام کہتے ہیں
کام اُنؐ کے کرم سے جسکے بنے — کب کسی سے وہ کام کہتے ہیں
اُس کا مولا سے کیا تعلق ہے — مصطفیٰؐ کو۔ جو عام کہتے ہیں
جو غمِ شاہ دیں میں مر جائے — اس کو عمرِ دوام کہتے ہیں
زندگی اُن کے نام کر دیجئے — جن کو خیر الانام کہتے ہیں
اُس کا رشتہ ہی کیا ہے مومن سے — جو سدا رام رام کہتے ہیں
جام پیتا ہوں وہ خدا کی قسم — نجدی جس کو حرام کہتے ہیں
یہ تو آقاؐ کی خاص عنایت ہے — ہم جو تازہ کلام کہتے ہیں

نعت اعجاز تو جو لکھتا ہے
اُس کو رب کا انعام کہتے ہیں

نعتِ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم

یہاں دیکھا وہاں دیکھا ہزاروں مرتبہ دیکھا
کہو تم میم میں جبرئیل تم نے کیا چھپا دیکھا

لبِ جبرئیل نے بے ساختہ یہ عرض کی آقا
جمالِ یار میں میں نے خدا جلوہ نما دیکھا

کوئی پوچھے تو یہ موسیٰ سے تم نے طور پر موسیٰ
خدا دیکھا ہے، یا تم نے کہو نورِ خدا دیکھا

کہا یہ دیکھ کر صدیق، عمرؓ، عثمانؓ و حیدرؓ نے
رُخِ سرکار میں ہم نے خدا جلوہ نما دیکھا

کوئی دے چاند سے تشبیہ، کوئی ہم سا کہے اُن کو
مگر میں نے دو عالم میں اُنہیں سب سے جُدا دیکھا

یہ مانا حضرتِ جبرئیل سردارِ ملائک ہیں
مگر جگ نے اُنہیں سرکار کا ادنیٰ گدا دیکھا

غمِ دونوں جہاں میں مبتلا دیکھا نہیں اُس کو
تمہارے عشق میں آقا جسے بھی مبتلا دیکھا

وہ بخشا جائے گا مجھ کو یقیں ہے روزِ محشر میں
خدا نے جس کے سینے میں لکھا صَلِّ علیٰ دیکھا

گرے بُت ٹوٹ کر اور چاند کے بھی ہو گئے ٹکڑے
مرے سرکار نے جس وقت اُن کو اک نگاہ دیکھا

بٹھاتے ہیں، کھلاتے ہیں، پلاتے ہیں مرے آقا
کوئی کہتا ہے تو کہہ دے مجھے بے آسرا دیکھا

دلِ اعجازؔ تو طیبہ گیا ہے ایک مدت سے
الگ یہ بات ہے سینے میں دل میرا چھپا دیکھا

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

گر اُجالے کی ضرورت ہے نشیمن کے لیے
شہرِ سرکارؐ ضروری ہے کنکشن کے لیے

نہ تو حوروں کی تمنّا ہے نہ جنت کی طلب
میں تو بے تاب ہوں سرکارؐ کے دَرشن کے لیے

میری دنیا میرا عقبیٰ، میری دولت ہیں یہی
وقت ضائع میں کروں کیوں کسی اور دھن کے لیے

بخدا آلِ نبیؐ اور نبیؐ کی اُلفت
دونوں عالم کا یہ سرمایہ ہے مومن کے لیے

وہ جو آجائیں مہک جائے میرا گھر آنگن
لاؤ نہ پھول کوئی گھر میرے آنگن کے لیے

زندگی بھر کوئی خوشبو کبھی مانگے نہ دلہن
گر میسّر ہو پسینہ ترا دلہن کے لیے

آپؐ کی جان کے دشمن تھے سبھی دشمن دیں
بد دعا پھر بھی نہ کی آپؐ نے دشمن کے لیے

آرزو ہے میری مکّے میں قضا آجائے
اور طیبہ کی زمیں ہو مرے مدفن کے لیے

کہہ دو اعجاز جسے رب کی رضا ہو مقصود
اپنی ہستی کو مٹا دے درِ پنجتن کے لیے

نعتِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم
کیو پیا

خوشا قسمت ازل ہی سے غلامِ مصطفےؐ ہوں میں
اُنہی کے سایۂ رحمت میں اَب تک جی رہا ہوں میں

کریں تعظیم جن کی یہ زمین و آسماں والے
فرشتے جن کے خادم ہیں اُنہی کی خاکِ پا ہوں میں

نہ نیند آئے نہ چین آئے عجب ہے کیفیت دل کی
تصوّر ہی تصوّر میں مدینہ گھومتا ہوں میں

نہ سمجھا ہے نہ سمجھے گا تو مُنکر اِس حقیقت کو!
دلِ مومن کے سینے میں مدینہ دیکھتا ہوں میں

پہنچ جاؤں گا میں بھی ایک دن آقاؐ کے روضے پر
کرم کا اِک اشارہ ہوا ابھی باعث رُکا ہوں میں

قسم اللہ کی اعجاز بیڑا اُس کا ترجائے
کہے جو صدقِ دل سے یا محمدؐ ڈوبتا ہوں میں

نسبتی نعت

میں بھکاری ہوں اُن کا یہ قسمت مری اللہ اللہ مجھے مصطفیٰؐ مل گئے
اِس سے بڑھ کر بھکاری کو کیا چاہیئے اُن کے در سے علی مُرتضیٰ مل گئے

اے خدا شکر تیرا ہو کیسے ادا، در سے آقا کے مجھ کو ہے کیا نہ مِلا
جن کو کہتے ہیں سب شاہِ کرب و بلا وہ حسینؓ و حسنؓ دِلربا مِل گئے

جو ترے دَر کے بیٹھے ہیں منگتے بنے، غوث و اَبدال پھر اُن کو کیسے ملیں
نسبتِ مصطفیٰؐ مِل گئی ہے جسے غوث اعظمؒ اُسے پیشوا مِل گئے

اُنؐ کے دَر سے ملے خواجہ خواجگاں اُنؐ کے دَر سے ملے شاہِ ابوالعُلاؒ
شاہِ اشرف علیؒ، شاہ مظہر علیؒ، شاہ محمد علیؒ باصفا مِل گئے

میں مدینے کی راہوں سے واقف نہ تھا بن گئے میرے مُرشد مرے راہنما
جب مرے دل کو مُرشد نے روشن کیا راستے تو کجا مصطفیٰؐ مِل گئے

مُرشدِ من ترے شاہ اسد علی تاجدارِ مدینہ کے دل کی کلی
یہ نبیؐ کا کرم تجھ پہ اعجاز ہے تجھ کو آلِ نبیؐ راہنما مِل گئے

نعتِ پاک

کرم کا ایک چھینٹا ہو اِدھر پیارے رسول اللہؐ
تمہارے ہو کے ہم جائیں کدھر پیارے رسول اللہؐ

تمنا آپ کی کیوں نہ کریں ہم دونوں عالم کی
تمہی ہو جب ہمارے راہبر پیارے رسول اللہؐ

تم ہی ہادی، تم ہی والی، تم ہی سرور، تم ہی رہبر
ہمیں تو ناز ہے بس آپ پر پیارے رسول اللہؐ

تمہارے ہی تو پرتو سے چمک ہے سارے عالم میں
تمہی سے روشنی پائے قمر پیارے رسول اللہؐ

مری دنیا بدل جائے مرا عقبیٰ سنور جائے
تمہاری دید ہو جائے اگر پیارے رسول اللہؐ

تمنا ہے مدینے کی زیارت جیتے جی کر لوں
اگر رحمت کی ہو جائے نظر پیارے رسول اللہؐ

تمہارا ہی تو صدقہ ہے ملی ہے زندگی مجھ کو
نہ ہوتے تم تو ہوتا میں کدھر پیارے رسول اللہؐ

کوئی مانے یا نہ مانے حقیقت ہے یہ محشر میں
خدا ہوگا اُدھر ہوں گے جدھر پیارے رسول اللہؐ

تمہیں مختارِ کل خالق نے خلقت کا بنایا ہے
بنا دیتے ہو ذرّوں کو گوہر پیارے رسول اللہؐ

تمہارے دامنِ رحمت سے ہے اعجاز وابستہ
اسے کیوں ہو خطر روزِ حشر پیارے رسول اللہؐ

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

اُنؐ کے کرم کی بات ہم کرتے ہی رہیں گے
اُنؐ کے ہیں اُنؐ کی نعت ہم پڑھتے ہی رہیں گے

قطرے کو سمندر ہے کیا اُن کی عطا نے
جو منکرِ عطا ہیں وہ جلتے ہی رہیں گے

جس پر بھی نظر ڈال دیں سرکارؐ کرم کی
وہ چاند کی مانند چمکتے ہی رہیں گے

توفیق خدا دیتا ہے جس کو وہ ہی بندے
سرکارؐ کی میلاد مناتے ہی رہیں گے

وہ نورِ علیٰ نور ہیں محبوبؐ خدا ہیں
جو اُن کے ہیں یہ بات تو کہتے ہی رہیں گے

دیوانۂ سرکارؐ خدا جس کو بنا دے
وحدت کے وہی جام تو پیتے ہی رہیں گے

دیدارِ خدا پائیں گے وہ خلدِ بریں میں
جو سنتِ سرکارؐ پر چلتے ہی رہیں گے

اے بادِ صبا دل مرا طیبہ کو لئے جا
باقی رہے سامان تو آتے ہی رہیں گے

جو نقشِ کفِ پائے محمدؐ کے ہیں منکر
اعجاز وہی لوگ بھٹکتے ہی رہیں گے

جو تری نگاہ میں رہے
وہ بڑی پناہ میں رہے

اُس کو خوف ہے نہ کچھ ملال
جو تری سپاہ میں رہے

راہِ مستقیم پر رہے وہ
جو تمہاری راہ میں رہے

چاہتا ہے رب کی جو رضا
وہ نبی کی چاہ میں رہے

خُلد کی ہے جسکو آرزو
کوئے مصطفےٰ ﷺ میں رہے

پیارے مصطفےٰ ﷺ سے پیار کر
پُر ادب نگاہ میں رہے

میں یہاں ہوں پر خدا یہ دل
اُن ﷺ کی بارگاہ میں رہے

پڑھنے والے نعت اور درود
رب کی تو پناہ میں رہے

وہ بلا ہی لیں گے پر اعجاز
کچھ اثر تو آہ میں رہے

میرے پیارے آقا سا آقا کہاں ہے
جو بِن مانگے دے ایسا داتا کہاں ہے

یہ احسانِ آقا ہے دیتے ہیں ورنہ ۔ مجھے مانگنے کا سلیقہ کہاں ہے

کھلاتے ہیں وہ ہم غلاموں کو جیسے ۔ کوئی اِس طرح سے کھلاتا کہاں ہے

درِ مصطفےٰ کو کیا سمجھے گا مُنکر ۔ وہ کعبہ کا کعبہ ہے کعبہ کہاں ہے

وہ راضی خُدا سے خدا اُن سے راضی ۔ جو مُنہ اُن سے پھیرے وہ رب کا کہاں ہے

نہ ہو میرے آقا کی جس دل میں الفت ۔ حقیقت میں وہ دل مدینہ کہاں ہے

حبیبِ خُدا کو بشر کہنے والو ۔ بتاؤ بشر ہیں تو سایہ کہاں ہے

انہیں ربّ نے اُمت کا رہبر بنایا ۔ کوئی اپنا محبوب دیتا کہاں ہے

یہ اعجازِ آقا کی نظرِ کرم ہے
وگرنہ ثنا خواں تو ایسا کہاں ہے

نعت شریف

نعت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

کرم والے تیرے کرم ہیں جہاں پر
نرالے ہیں چرچے تیرے ہر زباں پر

کرم سے تیرے ہے بشر کون باہر
سب ہی تیرے در سے ہیں کھلتے یہاں پر

خدا کی قسم آپ نورِ خدا ہیں
ازل سے ہے روشن یہ دونوں جہاں پر

یہ دیتا ہے قرآں بھی اپنی گواہی
نبی جی خدا سے ملے آسماں پر

دل و جاں سے آقا کو جو دور سمجھیں
ظلم کر رہے ہیں وہ اپنی ہی جاں پر

صلوٰۃ و سلام اُن پہ پڑھنا منع ہے
یہ منکر بتا دے لکھا ہے کہاں پر

کرم پر کرم اور ہو جائے آقا
اگر لائیں تشریف میرے مکاں پر

یہ اعجاز توفیق دی ہے خدا نے
کہ ہے نعتِ سرکار تیری زباں پر

نعت حبیبِ ربّ الرّحیم صلّی اللہ علیہ وسلم

سب کو دیتے ہیں سرکار کوئی مانگ کر تو دیکھے
وہ ہیں مالک و مختار کوئی مانگ کر تو دیکھے

★

کاسہ لیئے ہاتھوں میں اپنے در در پھرنے والے
آجا اُن کے در پر جو ہیں دو جگ کے رکھوالے
بھر دیں گے وہ تیرا دامن دل سے اُن کو پکار
سب کو دیتے ہیں سرکار کوئی مانگ کر تو دیکھے
وہ ہیں مالک و مختار کوئی مانگ کر تو دیکھے

مانگ اُنہیں سے علیؓ کا صدقہ جانتے ہیں جو حال
مجھ کو یقین کامل ہے وہ مشکل دیں گے ٹال
فضل خدا سے پل میں کر دیں مفلس کو زردار
سب کو دیتے ہیں سرکار کوئی مانگ کر تو دیکھے
وہ ہیں مالک و مختار کوئی مانگ کر تو دیکھے

ڈال کے وہ رحمت کا پردہ شرم و حیا رکھتے ہیں
مانگنے والا خوش ہو جائے اتنا وہ دیتے ہیں
مانگو اُن سے جتنا چاہو مانگو سَو سَو بار
سب کو دیتے ہیں سرکار کوئی مانگ کر تو دیکھے
وہ ہیں مالک و مختار کوئی مانگ کر تو دیکھے

پیارے نبیؐ نے یوں فرمایا کچھ تو صحابی مانگ
میرا کرم ہے جوش پہ آیا کچھ تو صحابی مانگ
جنت میں گر مانگ رفاقت مجھ کو نہیں دشوار
سب کو دیتے ہیں سرکارؐ کوئی مانگ کر تو دیکھے
وہ ہیں مالک و مختار کوئی مانگ کر تو دیکھے

رب کے خزانے بانٹنے والے دو جگ کے مختار
ڈوبتی نیا پار لگائیں اُمت کے غمخوار
اُنؐ کے کرم سے کون ہے باہر رحمت ہیں سرکارؐ
سب کو دیتے ہیں سرکارؐ کوئی مانگ کر تو دیکھے
وہ ہیں مالک و مختار کوئی مانگ کر تو دیکھے

روز محشر جب آئے گا۔ ساری خلقت ہوگی
پیارے نبیؐ کی دیکھو اُس دن جوش پہ رحمت ہوگی
مل کر اُس دن بھی کہہ دیں گے سب اُنؐ کے بیمار
سب کو دیتے ہیں سرکارؐ کوئی مانگ کر تو دیکھے
وہ ہیں مالک و مختار کوئی مانگ کر تو دیکھے

آج یہاں اعجاز ہے جو کچھ سب ہے اُنہی کے دم سے
بن جاتا ہر کام ہے میرا اُنؐ کے لطف و کرم سے
اُنؐ کی دین کے جو منکر ہیں ان کو کہہ دے پکار
سب کو دیتے ہیں سرکارؐ کوئی مانگ کر تو دیکھے
وہ ہیں مالک و مختار کوئی مانگ کر تو دیکھے

سگِ احمدؐ کی کیا پوچھو کہیں اُٹھ کر نہیں جاتے
درِ احمدؐ پہ رہتے ہیں پرائے در نہیں جاتے

گلے میں جن کے پٹہ ہے شہِ دیں کی غلامی کا
وہ لینے بھیک کے ٹکڑے کسی کے گھر نہیں جاتے

وہ جو میلاد پڑھتے ہیں، وہ جو میلاد سُنتے ہیں
کسی مُنکر کی مجلس میں بُلاوے پر نہیں جاتے

یہ شیوا ہے منافق کا، یہ شیوا ہے مخالف کا
کبھی عشاق در در پر لیے بستر نہیں جاتے

جو سائل بھیک لینے کو درِ اقدس پہ جاتے ہیں
وہ لوٹتے نہیں جب تک کے دامن بھر نہیں جاتے

ارے کس نے کہا دُنیا سے خالی ہاتھ جاتے ہیں
وہ جاتے ہیں جو یادِ مصطفےٰؐ لے کر نہیں جاتے

نبی کے عشق میں مرجائیں جو اللہ کے بندے
اُنہیں خود زندہ کہتا ہے خدا وہ مر نہیں جاتے

جو ہو مرنا مدینے میں کہوں قدموں میں سر رکھکر
اُٹھے تعظیمی سجدے میں اُٹھائے سر نہیں جاتے

دلِ اعجاز میں رہتے ہیں وہ اس واسطے مُنکر
خیالِ غیر اس دل کے کبھی اندر نہیں جاتے

نعت شریف

خدا کا ذکر عبادت ہے راحتِ دل ہے
نبی کا پیار مری زندگی کا حاصل ہے

مرے کریم کے صدقے، میں وہ مسافر ہوں
متاع ہے جسکی محبت، مدینہ منزل ہے

مری لحد میں اندھیرا ہو، غیر ممکن ہے
مری لحد کا اُجالا، وہ ماہِ کامل ہے

جو کہہ رہا ہے شہِ دیں کو علم غیب نہیں
مری نظر میں، وہ منکر ہے، شر ہے، جاہل ہے

جو صدق دل سے درود و سلام پڑھتا ہے!
میں کیسے کہدوں، وہ بندہ خدا سے غافل ہے

نبی کے نقش قدم سے نہ اک قدم ہٹنا
قسم خدا کی یہی ایک راہِ کامل ہے

نبی پہ بھیجو درود و سلام کثرت سے
یہ ذکر وہ ہے کہ جس میں خدا بھی شامل ہے

جسے نصیب ہے نسبت رسولؐ اکرم کی
خوشا نصیب وہی عزّ و جا کے قابل ہے

خدا کا خاص یہ اعجاز فضل ہے تجھ پر
ترے ضمیر میں حُبِّ رسولؐ شامل ہے

نعت

عمل سے علم سے ، تقوے سے ، نہ ہنر سے ہے
مرا تو نام فقط سیّد البشرؐ سے ہے

کوئی عمل مرے دامن میں نہ سہی لیکن
یہ کیا ہے کم مری نسبت نبیؐ کے در سے ہے

وہ دے رہے ہیں مجھے یارانِ چار کا صدقہ
گزر بسر مری نبیوںؑ کے تاجورؐ سے ہے

وہی تو ہیں جو غلاموں کی لاج رکھتے ہیں
مرا بھرم مرے سلطانِ بحر و بر سے ہے

میں خوش نصیب ہوں انکی نظر میں رہتا ہوں
کہ جنکی ایک نظر کو زمانہ ترسے ہے

مرے تو کام سب انؐ کے کرم سے بنتے ہیں
کہ مجھ حقیر کو کیا کام سیم و زر سے ہے

مجھے یقین ہے جس گھر میں ذکر ہو انؐ کا
خدا کے فضل کا اس گھر پہ نور برسے ہے

شریف

متاعِ دہر کا، اولاد کا سہارا کیا
سہارا تو مرا عالم کے راہبر سے ہے

اُسے زمین سے اُٹھتے کبھی نہیں دیکھا
جو گر گیا مرے سرکار کی نظر سے ہے

وہ ہی تو صاحبِ ایمان ہے حقیقت میں
کہ جسکو پیار مدینے کے تاجور سے ہے

بنا تھا جب جہاں چاروں طرف اندھیرا تھا
جہاں میں روشنی سرکارؐ کے شہر سے ہے

خدا نے عرش پہ محبوبؐ سے یہ فرمایا
وہ میرا ہے جسے نسبت ترے نگر سے ہے

کرم ہو آپؐ کا مجھکو بھی اذن مل جائے
مری تو زیست کا حاصل اسی سفر سے ہے

رسولِ پاکؐ کی اعجاز یہ عنایت ہے
مرا تو پیر بھی مولا علیؓ کے گھر سے ہے

نعتِ نبی

صلی اللہ علیہ وسلم

توبہ نہیں وہ جس میں حقیقت چھپی نہ ہو
وہ کیا دُعا ہے جس میں درودِ نبیؐ نہ ہو

ایسی نماز خود بھی خدا کو پسند نہیں
جس میں خدا کا ذکر ہو ذکرِ نبیؐ نہ ہو

غافل رہوں کسی دن درود و سلام سے
یارب مری حیات میں ایسا کبھی نہ ہو

جمع ہوں جس مقام پر عشاقِ مصطفٰیؐ
محفل وہاں پہ لغت کی کیونکر سجی نہ ہو

جنت مرے لیے تو نبی کا دیار ہے
جنت میں جائے وہ جسے جنت ملی نہ ہو

دن رات کھا رہے ہیں جو صدقہ حضورؐ کا
تا عمر اُن کے رزق میں یارب کمی نہ ہو

منکر تو مان لے اُنہیں مقصودِ کائنات
ممکن ہے تجھ کو حشر میں شرمندگی نہ ہو

میں تو غموں کی دھوپ سے مرجاؤں بخدا
سایا مرے جو سر پہ اگر پنجتنی نہ ہو

حیرت ہے اُس کو دعویٰ حُبِّ رسولؐ ہے
اعجاز جس کے قلب میں حُبِّ علیؑ نہ ہو

نعتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ نبیؐ جس نے دیا اسلام ہے
اُن کا احمدؐ اور محمدؐ نام ہے

رحمت عالم کا دامن تھام لے
منزلِ حق پھر سمجھ دو گام ہے

حلقۂ اسلام سے باہر ہے وہ
جس کا دنیا میں منافق نام ہے

کچھ نہیں اُنؐ کے وسیلے کے بغیر
بے وسیلے کام ہر ناکام ہے

خود کو تو اُنؐ سے مِلانا چھوڑ دے
ورنہ تو خود واقفِ انجام ہے

بِک نہیں سکتا کوئی اُنؐ کا غلام
کیونکہ وہ بے مول ہے بے دام ہے

آج پی لے جام عشق مصطفےٰ
کل اگر کوثر کا پینا جام ہے

زندگی حُبِّ نبیؐ پہ وار دے
اپنا تو اعجاز یہ پیغام ہے

نعتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ترے محبوبؐ کو جو یارسول اللہؐ نہیں کہتے
مرے اللہ اُسے پھر ہم ترا بندہ نہیں کہتے

مرے سرکار کے جو ذِکر سے رہتا ہے دلِ غافل
وہ دل مُردہ ہے اُس دِل کو کبھی زندہ نہیں کہتے

خُدا جس ہاتھ کو فرمائے کہ یہ ہاتھ ہے میرا
تو پھر اُس ہاتھ کو گستاخ غیر اللہ نہیں کہتے

نبیؐ کے عشق میں سر رکھ دیا ہے میں نے قدموں پر
یہ ہے تعظیم اے واعظ اِسے سجدہ نہیں کہتے

بنے گا کیا تمہارا وہ اگر اتنا ہی کل کہہ دیں
چلو جاؤ ہٹو ہم بھی تمہیں اپنا نہیں کہتے

سنبھل کر ہر قدم پر کوچۂ محبوبؐ میں جانا
وہ کعبے کا بھی کعبہ ہے اُسے کعبہ نہیں کہتے

خُدا خود کہہ رہا ہے جب مرے محبوبؐ سے مانگو
منافق پھر انہیں اعجاز کیوں داتا نہیں کہتے

لوگ تو گر کے توش ہوئے
مصطفےٰ اُٹھا کے خوش ہوئے

دشمنوں کو میرے باخدا
شاہِ دیں مٹا کے خوش ہوئے

اپنے ہر غلام کو نبیؐ
رب سے بخشوا کے خوش ہوئے

حشر میں اُسے نجات ہے
آقاؐ جس گدا سے خوش ہوئے

خانۂ خدا سے مصطفےٰؐ
سارے بُت گرا کے خوش ہوئے

خوش ہوئے نہ اُن سے مصطفےٰؐ
بُت کدے جو جا کے خوش ہوئے

رحمتِ حضورؐ دیکھیے
زخمِ دل پہ کھا کے خوش ہوئے

بے سہارا اور یتیم کو
وہ گلے لگا کے خوش ہوئے

پیارے مصطفےٰؐ حسینؓ کو
کاندھوں پہ بٹھا کے خوش ہوئے

بوبکرؓ نبیؐ کے دین پر
سارا گھر لٹا کے خوش ہوئے

بوبکرؓ کو میرے مصطفےٰؐ
جانشیں بنا کے خوش ہوئے

جو مدینے تک پہنچ گئے
خلد کو وہ پا کے خوش ہوئے

آگئے وہ میرے خواب میں
سب کو ہم بتا کے خوش ہوئے

جلنے والے نجدی جل گئے
نعت ہم سنا کے خوش ہوئے

وہ اعجاز ایسے ہیں سخی
غیر کو کھلا کے خوش ہوئے

نعت شریف

مصطفیٰؐ پر جان دینا سیکھ لے
مرنے والے مر کے جینا سیکھ لے

گر تجھے واعظ خدا سے پیار ہے
پنجتن سے پیار کرنا سیکھ لے

یہ مِلا دیں گے تجھے سرکارؐ سے
اولیاء کے در پہ جانا سیکھ لے

حج ترا ہو جائے گا کعبے سے تُو
سر کے بل طیبہ میں آنا سیکھ لے

عشقِ احمدؐ کا تقاضہ ہے یہی
مشکلوں میں مُسکرانا سیکھ لے

بھیک سے دامن ترا بھر جائے گا
آل کے صدقے میں لینا سیکھ لے

ڈگمگائے گا نہ تُو محشر کے دن
اُنؐ کے نقشِ پا پہ چلنا سیکھ لے

مان جائے گا خدا محشر کے دن
مصطفیٰؐ کو بس منانا سیکھ لے

نعت تُو اعجازؔ لکھتا ہے، مگر
خونِ دل سے نعت لکھنا سیکھ لے

نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہ تو دنیا نہ اسکی اداؤں میں ہے
آقا جو کچھ ہے تیری نگاہوں میں ہے

خوف گرمیٔ محشر اُسے نہ رہا
تیری زُلفِ حسیں کی جو چھاؤں میں ہے

جس کو جو کچھ ملا اُن کے دَر سے ملا
اُس کا قرآن اُن کے گواہوں میں ہے

جو بھی تیرا ہُوا کیا سے کیا ہو گیا
کون جانے تری کیا نگاہوں میں ہے

جس کی نیّا کے سرکارؐ ہیں ناخدا
بس وہ ہی ناؤ نورانی راہوں میں ہے

جس کے دامن میں ہے صدقۂ مصطفےٰ
وہ خدا کی قسم بادشاہوں میں ہے

میں تو قطرہ ہوں قطرے کی اوقات کیا
ہاں مری لاج انؐ کی عطاؤں میں ہے

اُن کی چشمِ عطا کی ہے سب یہ عطا
عاصی اعجاز اُنؐ کے گداؤں میں ہے

کچھ رہے نہ رہے مولا اتنا رہے
میرے سینے میں عشقِ مدینہ رہے

بھول جاؤں میں ہر چیز دنیا مگر
میرا دل اُن کی یادوں میں کھویا رہے

کیا کرے حسنِ عالم کو وہ دیکھ کر
جس کی آنکھوں میں آقا کا جلوہ رہے

یادِ سرکار میں آنکھ رویا کرے
ہر لمحہ دلِ مرا اُن پہ شیدا رہے

وہ میرے ہو گئے ہیں خدا کی قسم
اور کوئی مرا اب رہے نہ رہے

اُن کا سایہ زمیں پر نہ تھا اس لیے
سارے عالم پہ آقا کا سایا رہے

بھیک مانگے وہ کیونکر کسی غیر سے ؎ جس کے دامن میں آقا کا صدقہ رہے

اُن کی تعظیم کا جو بھی منکر رہا
وہ یہاں کا رہے نہ وہاں کا رہے

میں تو فضلِ خدا اُن کا ہوں وہ میرے
بدعتی کوئی کہتا ہے کہتا رہے

تاجدارِ مدینہ کے جو ہیں غلام
وہ زمانے میں اعجاز یکتا رہے

نعتِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نعتِ ساقیِ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم

میرا کشکول خالی ہے ترے در دی ہے صدا، یا محمدؐ صلِّ علیٰ
کہاں میں مانگنے جاؤں تمہارے در کے سوا، یا محمدؐ صلِّ علیٰ

جہاں تقدیر نظروں سے بنائی جاتی ہے
خدا کے لاڈلے دِلبر وہ ہی تو در ہے ترا، یا محمدؐ صلِّ علیٰ

جسے دیکھا ترے دربار میں سائل ہے مگر
تیری درگاہِ عالی سے کوئی خالی نہ گیا، یا محمدؐ صلِّ علیٰ

کوئی مانے یا نہ مانے مگر اپنا ہے یقیں،
جسے جو بھی مِلا ربّ سے تمہارے در سے ملا، یا محمدؐ صلِّ علیٰ

حسیں یوں تو بہت ہیں پر تمہارے جیسا نہیں،
عرب ہو یا عجم ہو ہر جگہ چرچا ہے ترا، یا محمدؐ صلِّ علیٰ

تیرے در کا گدا ہو کر پھروں میں در در کہاں،
ملے حسنینؓ کا صدقہ مجھے بھی بہرِ خدا یا محمدؐ صلِّ علیٰ

کوئی غم ہے تو یہ غم ہے مدینے پہنچا نہیں
بنا دیجے سبب ایسا مدینے آئے گدا، یا محمدؐ صلِّ علیٰ

کسی صورت دلِ بیمار اب بہلاتا نہیں
اِسے آرام آجائے پلا دو ایسی دوا، یا محمدؐ صلِّ علیٰ

تمہارے حسن کا اعجاز بھی شیدائی ہے
کبھی تو خواب میں جلوہ دکھا دو اپنا شہاؐ، یا محمدؐ صلِّ علیٰ

یا شہہ دوسرا شاہ کون و مکاں بھر دو دامن مرا بھی خدا کے لیے
جز تمہارے مرا یا نبیؐ کون ہے میں ہوں منگتا تمہارا سدا کے لیے

مانگتا ہوں کہ منگتا ہوں سرکار کا بھیک میں آپؐ سے مانگوں تجھے[1] غم ہے کیا
انؐ سے ملتی ہے ہر شے خدا کی قسم آپؐ کا در ہے کھلا ہر گدا کے لیے

مصطفیٰؐ کے جو رتبے کو سمجھا نہیں وہ خدا کی حقیقت کو سمجھا نہیں
جس نے خدِّ ادب جان کر چھوڑ دی منتخب ہو گئے وہ سزا کے لیے

مشرکوں نے ستم انؐ پہ کیا نہ کیا، پھر بھی کہتے رہے سرورِ انبیاء
بخش دے اے خدا ان کی اولاد کو ہاتھ اٹھایا نہیں بد دعا کے لیے

کُل جہاں ربّ نے جس وقت پیدا کیا، پیدا کرنے سے پہلے یہ فرما دیا
ذرّہ ذرّہ زمیں اور یہ آسماں میں نے پیدا کیا مصطفیٰؐ کے لیے

تو مصائب سے اعجازؔ گھبرا نہیں، ورد کر لے زباں پر تو نامِ نبیؐ
نامِ احمدؐ سے ملتا ہے دل کو سکوں نامِ احمدؐ بنا ہر بلا کے لیے

[1] تجھے سے مراد (منکر ہے)

لاج والے ترا اسیر ہوں میں
تیرا ادنیٰ سا اک فقیر ہوں میں

نام سے تیرے ہے چمک مجھ میں
ورنہ اک ذرّۂ حقیر ہوں میں

کون کہتا ہے کہ غریب ہوں میں
اُنؐ کی امت میں ہوں امیر ہوں میں

اُن کی نسبت سے ہے چمک جس میں
وہ چمکتی ہوئی تقدیر ہوں میں

جس کی مَنزل فقط مدینہ ہے
وہ مسافر وہ راہ گیر ہوں میں

اُن کا منگتا تو پہلے بن مُنکر
پھر یہ کہہ بندۂ قدیر ہوں میں

جس کو مُنکر کبھی مٹا نہ سکے
وہ اُبھرتی ہوئی لکیر ہوں میں

بے ضمیروں میں وہ نہیں رکھتے
اُن کا منگتا ہوں باضمیر ہوں میں

حُبِّ سرکارؐ جس میں شامل ہے
کہہ دو اعجازؔ وہ خمیر ہوں میں

نعتِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم

تُم نے جو مجھ کو اپنا سگِ در سمجھ لیا
واللہ میں نے خود کو سکندر سمجھ لیا

میں ذرۂ بے قدر مرے آقاؐ مگر مجھے
تیرا کرم ہے لوگوں نے گوہر سمجھ لیا

وہ صاحبِ ایماں ہے رسالت مآب کو
جس نے بھی کائنات سے بڑھ کر سمجھ لیا

کہنے دو بدعتی کوئی کہتا ہے گر مجھے
میں نے تو اُنؐ کو مالک و سرور سمجھ لیا

ہم چیز کیا ہیں کیوں نہ جھکیں اُن کے در پر جب
کعبے نے اُنؐ کو کعبۂ اکبر سمجھ لیا

بندہ وہ ہی تو منزلِ حق تک پہنچ گیا
جس نے مرے حضورؐ کو رہبر سمجھ لیا

وہ نور جس کو خود خدا خیر البشرؐ کہے
ہم سے بشر ہیں نجدی یہ کیونکر سمجھ لیا

اُنؐ کا مقام کلمۂ طیّب میں دیکھ لے
پھر کہنا ہم سے رب کے برابر سمجھ لیا

ہوگا کسی کو دولتِ دُنیا سے پیار پر
میں نے تو اُنؐ کو زیست کا محور سمجھ لیا

اعجازِ مصطفٰےؐ سے جو اعجاز پھر گئے
ہم نے تو بخدا اُسے مُنکِر سمجھ لیا

نعتِ شریف

اے حبیبِ خدا، نورِ ربّ العلا، میرے آقا میں بھی ادنیٰ ہوں منگتا تمہارا
ہو تم ہی آسرا، مجھ گنہ گار کا، میرے آقا میں بھی ادنیٰ ہوں منگتا تمہارا

بھیک لینے میں کسی دَر پے جاؤں، حالِ دل اپنا کس کو سناؤں
جانتے ہو شاہا، تم میرا مدعا، میرے آقا میں بھی ادنیٰ ہوں منگتا تمہارا

صدقہ دے دو حسین و حسن کا، صدقہ دے دو علی مرتضیٰؓ کا
بھر دو کاسہ میرا، یا شہِ انبیاء، میرے آقا میں بھی ادنیٰ ہوں منگتا تمہارا

میری نیّا کو طوفاں نے گھیرا، اس پہ چاروں طرف ہے اندھیرا
کون ہے اب مرا، جز تمہارے سوا، میرے آقا میں بھی ادنیٰ ہوں منگتا تمہارا

پاس میرے عمل کچھ نہیں ہے، جز گناہوں کے اور کچھ نہیں ہے
لاج رکھ لو شاہا، کچھ تو بہرِ خدا، میرے آقا میں بھی ادنیٰ ہوں منگتا تمہارا

دور رہ کر جیئوں کس طرح میں، یہ زہر اور کب تک پیئوں میں
لو مدینے بلا، اب تو بہرِ خدا، میرے آقا میں بھی ادنیٰ ہوں منگتا تمہارا

مجھ کو شرفِ گدائی ملا ہے، یہ شرف ہر شرف سے بڑا ہے
میں برا سب سے تھا، مجھ کو اپنا لیا، میرے آقا میں بھی ادنیٰ ہوں منگتا تمہارا

جس پہ آقا کی نظرِ کرم ہو، کیوں نہ احسان سمجھتا پھرے وہ
آپ جود و سخا، میں خطا ہی خطا، میرے آقا میں بھی ادنیٰ ہوں منگتا تمہارا

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ختم ہو جائیں گے قلب کے چھالے
دیکھ لو اک نظر گیسوؤں والے

چار یاروں کے پیار کا صدقہ
بند قسمت کے ہیں، کھول دو تالے

جز ترے درد و غم کس کو محسوس ہو
یوں تو دنیا میں ہیں سب نظر والے

دستِ رحمت دعا کو اٹھا دو اگر
سارے اعمال دھل جائیں گے کالے

ٹال دو اُن کے صدقے میں گردش مری
وہ بہتر جو ہیں کربلا والے

شوقِ دیدار اُن سے تو فریاد کر
کیا عجب ہے وہ سن لیں ترے نالے

آپ آ جائیں تو دور ہو جائیں گے
میرے گھر جو نحوست کے ہیں جالے

حاضری کی دعا روز کرتے رہو
جانے کس دن کرم آپ کا بلوا لے

بے کسو، ناتواں، عاصی اعجاز کو
کون پالے اگر تو نہیں پالے

نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

زندگی میری اُنہی سے ہے
میری ہر خوشی اُنہی سے ہے

اِدھر اُدھر سے مجھ کو کیا غرض
بات جب بنی اُنہی سے ہے

وہ نہیں تو کچھ نہیں میرا
جان و دل سبھی اُنہی سے ہے

خوب صورتیٔ دو جہاں
ہے میرا یقیں اُنہی سے ہے

ایک میرے دِل کی بات کیا
جگ میں روشنی اُنہی سے ہے

باخدا خدا کی نعمتیں
پاتا ہر کوئی اُنہی سے ہے

جاؤں گا مدینے ایک دن
میری لو لگی اُنہی سے ہے

کہہ دو یہ اعجاز برملا
لُطفِ بندگی اُنہی سے ہے

سر پہ تیرے باخدا اعجاز
سایۂ ولی اُنہی سے ہے

نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نہ دل اپنا نہ جاں اپنی نظر کا سب یہ دھوکا ہے
ہمارے پاس جو کچھ ہے محمد مصطفیٰ کا ہے

بڑا بے آبرو ہوتا مگر فضلِ خدا مجھ کو
سہارا ہے تو اُن کا ہے بھروسہ ہے تو اُن کا ہے

میرا ایمان ہے مفلس کبھی میں ہو نہیں سکتا
میری جھولی میں محبوبِ خدا کے در کا صدقہ ہے

یہ ہے عین الیقیں حق الیقیں کامل یقیں مجھ کو
جب اُن کا نام لیتا ہوں وہ مشکل ٹال دیتا ہے

اندھیرا تھا اندھیرے کے سوا کچھ بھی نہیں تھا میں
میرے قلب و نظر میں نورِ احمد کا اُجالا ہے

کھڑا مسجد میں ہوتا ہوں تصوّر اُن کا کرتا ہوں
نہ ہوں وہ سامنے تو پھر عبادت کا مزہ کیا ہے

جو آتے ہیں مدینے سے کوئی اُن سے ذرا پوچھے
وہ جنت چاہتے ہیں یا طلب گارِ مدینہ ہے

خدا نے خود کہا مانگو میرے محبوب سے مانگو
جو اُن سے مانگتا ہے اُس پہ مجھ کو پیار آتا ہے

خُدا شاہد نبی کے چاہنے والے جدھر بھی ہوں
مگر سینے میں دل اک ساتھ ہی سب کا دھڑکتا ہے

لکھوں میں کیوں نہ اُن کو صدق دل سے یا رسول اللہ
خدا کا نور ہے یہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے

تقاضہ ہے وفا کا میری اُن کے در پہ جاں نکلے
خیالِ دلنشیں اعجاز یہ دل میں سمایا ہے

نعتِ رسولِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کوئی شوق ہے نہ تو یہ مشغلہ ہے
میری تو عبادت نبیؐ کی ثناء ہے

خدا سے اُسے سر بلندی ملی ہے
جو سر میرے آقاؐ کے در پر جھکا ہے

مری بندگی پہ نہ انگلی اٹھا تُو
کہ زاہد اسی سے تو راضی خدا ہے

نبیؐ کی محبت ہے عین عبادت
ادھر سے ہٹو گے تو پھر کیا رکھا ہے

گو لاکھوں ہوں جنت تو لے کر کروں کیا
مری خلد تو بس درِ مصطفےؐ ہے

دو عالم کی نعمت کا کیا پوچھتے ہو
ہمیں تو خدا بھی نبیؐ سے ملا ہے

نبیؐ کی غلامی کا مقصد یہی ہے
کرو بس وہی جو نبیؐ کی رضا ہے

طبیبو نہ چھیڑو کہو تو بتادیں
فقط حُبِّ احمدؐ ہماری دوا ہے

یہ حق ہے وہ مر کر بھی مرتا نہیں ہے
جو اُلفت میں شاہِ دنیٰ کی مرا ہے

کسی غیر سے کیوں تمنا رکھے وہ
حبیبؐ خدا کا جو ادنیٰ گدا ہے

مزہ جب ہے جنت کو رضوان کہہ دے
یہ جنت نہیں ہے درِ مصطفےؐ ہے

عجب کیا ہے سرکارؐ مرقد میں کہہ دیں
اِسے چھوڑ دو یہ ہمارا گدا ہے

میں پڑھتا ہوں اُنؐ کے کرم سے وگرنہ
مری شاعری ہے نہ میرا گلہ ہے

تُو اعجاز دل اُنؐ کے آگے بچھا دے
جو طیبہ سے آئے جو طیبہ چلا ہے

دنیا بھی سنوار آئے عقبیٰ بھی سنوار آئے
اِک لمحہ مدینے میں جو اپنا گزار آئے

شہ رگ سے قریب اللہ، ہیں دل میں حبیبؐ اللہ
سرکارؐ کے منگتوں کو پھر کیوں نہ قرار آئے

آؤ کے پیو ساغر آقاؐ کی محبت کے
اِس مہ کو پیو اِتنا خود رب کو بھی پیار آئے

محشر میں وہی ہوگا آغوشِ الٰہی میں
حُبِّ شہِ بطحہؐ میں جو عمر گزار آئے

جنت کا نہیں رکھتا ارمان وہ سینے میں
جس کو مرے آقاؐ کے جلووں سے قرار آئے

اے کاش کبھی تُو ہی اے بادِ صبا آکر
لے جائے یہ دل میرا سرکارؐ پہ وار آئے

اللہ مری تجھ سے فریاد ہے بس اِتنی
جب موت مری آئے آقاؐ کے دیار آئے

مکّے سے مدینہ تو کچھ دور نہیں لیکن
جاتے ہیں وہی جن کو سرکارؐ کا تار آئے

کیا سندھ سے لیجاتا، کیا نذر اُنہیں کرتا
اک دل تھا یہ ہی اپنا ہم اُن پہ نثار آئے

سرکار مرے عیبوں پہ ڈال کے پردہ
رکھ لینا بھرم میرا جب روزِ شمار آئے

جو جائے تو دیکھوں جنت کے نظاروں کو
اعجاز کے گنبد و آقا کے دیار آئے

نعتِ نورِ خدا
صلی اللہ علیہ وسلم

نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

دُعا ہے یہ تجھ سے منعم میرے اللہ
دکھا دے وہ بابِ کرم میرے اللہ

مری حسرتوں، آرزوؤں کا محور
مدینہ ہے تیری قسم میرے اللہ
اُٹھاؤں نہ سر اُن کے قدموں میں رکھ کر
جو پاؤں میں اُن کے قدم میرے اللہ

میرے دل کی جنت درِ مصطفےٰ ہے
یہ تیرا کرم کیا ہے کم میرے اللہ
اِن آنکھوں کو تیری کریمی کے صدقے
ہو دیدارِ شاہِ اُمم میرے اللہ

بجز اس کے حسرت نہیں دو جہاں میں
نبی کا رہے دل میں غم میرے اللہ
مجھے مل گئی پنجتن کی غلامی
یہ تیرا ہے لطف و کرم میرے اللہ

سنور جائے اعجاز کی خاک کمتر
مدینے میں نکلے جو دم میرے اللہ

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

زباں سے حمد پڑھوں دل پڑھے ثنائے رسولؐ
الٰہی بس ہے یہ ہی حسرت گدائے رسولؐ

نہیں ہے اور تمنا کوئی بجز اس کے
مدینے جا کے کروں اپنی جاں فدائے رسولؐ

الٰہی دامنِ احمدؐ کبھی نہیں چھوٹے
شفیع ہے کون مرا حشر میں سوائے رسولؐ

یہ مانتا ہوں کہ زاہد کو نازِ جنت ہے
مگر میں ڈھونڈتا رہتا ہوں نقشِ پائے رسول

درود بھیجے صبر و رضا کے پیکر پر
کہ سنگ کھا کے بھی طائف میں مسکرائے رسولؐ

عصر قضا نہ ہوئی سنگ بھی پڑھیں کلمہ
عدو بھی دیکھتے حیرت سے تھے دعائے رسولؐ

اعجاز بات یقینی ہے یہ خدا کی قسم
نجات پائے گا وہ جو بھی ہے گدائے رسولؐ

نعت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

کرم وہ فرمائیں گے
مدینے ہم بھی جائیں گے

نہ ہوگی دید گر آقا
تڑپ کر مر ہی جائیں گے

بلایا میرے آقا نے
تو سر کے بل ہی جائیں گے

جو چاہا میرے آقا نے
وہیں گھر ہم بنائیں گے

نکل جائیں گے سب ارماں
وہ جب سینے لگائیں گے

درودوں کے لیے تحفے
سلام ہم پڑھتے جائیں گے

خدا اُن کو نہ بخشے گا
جو اُن کو بھول جائیں گے

تُو اتنا جان لے بخدی
وہی تو بخشوائیں گے

جو گزری ہے یہاں اعجاز انہیں رو کر سنائیں گے

نعت شاہِ دیں
صلی اللہ علیہ وسلم

جب مدینے کو صبا جانے لگی
شاہِ دیں کی یاد تڑپانے لگی

اے صبا! سُن، ٹھہر جا، تُو دو گھڑی
تُو بھی میرے دل کو بہلانے لگی

دیکھ کر حُسنِ جمالِ مصطفےٰ ﷺ
عاشقوں پر بے خودی چھانے لگی

پُر خطر جب منزلوں میں کھو گیا
اُن ﷺ کی رحمت راہ دکھلانے لگی

جب اُتارا اس جہاں میں نور کو
چاندنی بھی چھپ کے شرمانے لگی

حسرتِ دیدار میں اعجازؔ کی
آنکھ طیبہ کی طرف جانے لگی

نعتِ حبیبِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا خوب مدینہ ہے، کیا خوب مدینہ ہے
محبوب مدینہ ہے، محبوب مدینہ ہے

اک خواب جو دیکھا تھا جنت میں ٹہلتا ہوں
جنت کے حسیں ذرّے ہاتھوں میں اُٹھاتا ہوں
سینے سے لگا کر میں آنکھوں سے لگاتا ہوں
جب آنکھ کھُلی میری، میرے تھا یہی لب پہ

کیا خوب مدینہ ہے کیا خوب مدینہ ہے
محبوب مدینہ ہے محبوب مدینہ ہے

واللہ جہاں بھر میں ذیشان مَدینہ ہے
عشاق یہ کہتے ہیں کہ جان مَدینہ ہے
ایمان کی گر پوچھو ایمان مَدینہ ہے
اُوصاف لکھوں کیا کیا اُس شہرِ مدینہ کے

کیا خوب مدینہ ہے، کیا خوب مدینہ ہے
محبوب مدینہ ہے، محبوب مدینہ ہے

میں سندھ میں رہتا ہوں جیتا ہوں نہ مرتا ہوں
جب چوٹ لگے دل پر دل تھام کے روتا ہوں
یادِ شہِ بطحا میں بے خود ہوا جاتا ہوں
جاتے ہیں مدینے جو کہتا ہوں یہ ہی سب سے

کیا خوب مدینہ ہے، کیا خوب مدینہ ہے
محبوب مدینہ ہے محبوب خوب مدینہ ہے

منظر ہو بیاں کیسے اُس مسجدِ نبوی کا
اُس گنبدِ خضرا کا پُر کیف سی جالی کا
محراب حسیں منبر، مینار جمالی کا
اعجاز کہا دیکھا جب چشمِ تصوّر سے

کیا خوب مدینہ ہے، کیا خوب مدینہ ہے
محبوب مدینہ ہے، محبوب مدینہ ہے

نعتِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم

زر ڈھونڈ رہی ہے نہ گوہر ڈھونڈ رہی ہے
سرکارؐ تمہیں میری نظر ڈھونڈ رہی ہے

دن رات برستی ہے جہاں رحمتِ مولا
طیبہ کی وہی شام سحر ڈھونڈ رہی ہے

جبریلؑ جہاں رہتے ہیں سر اپنا جھکائے
آقاؐ کا وہی در تو نظر ڈھونڈ رہی ہے

ہم جیسے فقیروں کا گذارا ہے اُنھی سے
منگتوں کی نظر آقاؐ کا در ڈھونڈ رہی ہے

نہ تاج نہ جاگیر نہ دُنیا کی طلب ہے
حسرت مری رحمت کی نظر ڈھونڈ رہی ہے

بے کس بہت اعجاز ہے سرکار بُلالو
مُدت سے نظر طیبہ نگر ڈھونڈ رہی ہے

ترا دوارا دور بنی جی پاس نہیں زر و مال
تری دیہ پر آس لگی ہے کرپا کرو لو بلائے

ہریالے گنبد کے بسیا تم بن جیا گھبرائے
آجاؤ اک بار موے گھر گھر کے دو بھاگ جگائے

یہ موری بے مول ہے مٹی اس میں ہزاروں گن
تم جو چاہو دو توں جہاں میں لاج موری رہ جائے

اے پروانے تو ہی اچھا شمع سے تو ہے قریب
مجھ پاپی کی گیلی لکڑیا کون اسے سلگائے

پاک پیمبر پنجتن کا صدقہ جھولی بھرو سرکار
بھکشا لینے کس در جائے جو تیرا کہلائے

تاؤ پرانی ٹوٹے لنگر سر پہ اندھیری رات
ترے علاوہ پیارے نبی جی نیا کون ترائے

تمری عنایت، تمری سخاوت، عالم میں مشہور
جو جاتا ہے تمرے در پر جھولی بھر بھر لائے

من کی بپتا کس کو سناؤں کون سنے میری بات
مجھ دکھیا کی کس کو پڑی ہے کون گلے سے لگائے

اور کسی در کیونکر جائے کاسہ لیے اعجاز
یہ تو تمہارے در کا گدا تم پر ہی اترائے

نعتِ حبیبِ کبریا صلی اللہ علیہ وسلم

خدا مجھ سے عاصی کو ایسی نظر دے نظر کچھ نہ آئے سوائے مدینہ
کھڑا سبز گنبد کو تکتا رہوں میں خدا گر مجھے بھی دکھائے مدینہ

نبیؐ کی محبت میں بے کل ہے یہ دل، نہ دن چین آئے، نہ شب چین آئے
اگر میرے مُرشد کریں کچھ عنایت فقط اتنا کہہ دیں تو جائے مدینہ

طلب مال و زر کی نہ حُوروں کی پرواہ نہ دوزخ کا ڈر ہے نہ جنت کا ارمان
خدایا مری بس یہی آرزو ہے پھروں بن بن دیتا صدائے مدینہ

حجازِ مقدس سفر کرنے والوں تمہیں ہو مبارک کہ حج کی سعادت
مگر یاد رکھنا وہ حاجی نہیں ہے جو مکے تو جائے نہ جائے مدینہ

جو روتے ہیں ہر دم عشقِ نبیؐ میں، خدا اُن کو مایوس کرتا نہیں ہے
جو ہے عشق سچا تو مجھ کو یقیں ہے خدا اُس کے دل کو بتائے مدینہ

جسے وہ بلائیں وہ کتنے لکی ہیں، یہ اعزاز، اعجاز کم تو نہیں ہے
انہیں کے کرم پر لگا آس تو بھی خدا کی قسم تو بھی جائے مدینہ

نعتِ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم

کعبۂ آرزو مدینہ ہے
عشق کی جستجو مدینہ ہے

حسنِ عالم نثار ہے جس پر
وہ شہرِ خوبرو مدینہ ہے

جذبۂ عشق کی قسم دیکھو
دہر میں چار سو مدینہ ہے

خلد دیکھی نہیں مگر ہے یقیں
خلد بھی ہو بہ ہو مدینہ ہے

تیرا عاشق بتا کدھر جائے
خلد ہے اور تو مدینہ ہے

جانے والے سنبھل ادب ہے یہ
گھر سے چل باوضو مدینہ ہے

اُس سے پوچھو مزہ عبادت کا
جس کا قبلۂ رُو مدینہ ہے

اپنے دستِ طلب کو پھیلا کر
کہہ دے تُو سرنگو مدینہ ہے

آج کی بزم میں کیف ہے اس لیے
آج کی گفتگو مدینہ ہے

میری مرقد میں کیوں اندھیرا ہو
میری آنکھوں کی ضو مدینہ ہے

جانِ اعجاز ہے ترے صدقے
اپنی تو جان تو مدینہ ہے

نعت امام الرسل
صلی اللہ علیہ وسلم

چل مدینے چل بلاوا آگیا
کملی والے کا اِشارا آگیا

مصطفےٰ کے اک اشارے کے سبب
اوج پر میرا ستارا آگیا

دِل کے صحرا میں شگوفے کھل اُٹھے
زائروں میں نام میرا آگیا

اشک آنکھوں میں خوشی کے آگئے
یک بہ یک دِل کو سہارا آگیا

جب سے آقاؐ نے بُلایا ہے مجھے
ڈھنگ جینے کا دوبارہ آگیا

ڈگمگانے والے غم کی ناؤ میں
تو نہ گھبرا اب کنارا آگیا

کاش بُلوا کر مجھے کہہ دیں حضورؐ
یہ سگِ در ہے ہمارا آگیا

اب تو میں بھی کہہ سکوں گا ناز سے
بھیک دو منگتا تمہارا آگیا

مرحبا اعجازؔ تجھ کو نیند میں
خواب یہ کیا خوب پیارا آگیا

بخدا انقلاب آجائیں
وہ اگر بے نقاب آجائیں

نعت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم

اُن کی تابش کو چھو نہیں سکتے
گو ہزاروں شباب آجائیں

میرا گھر بھی ہو نور سے روشن
گر رسالت مآب آجائیں

جس کے دل میں حضورؐ رہتے ہیں
اُن پہ کیسے عذاب آجائیں

وہ میرے ہیں تو مجھ کو غم کیسا
لاکھ موسم خراب آجائیں

کیا عجب ہے درود پڑھ کر سو
خود رسالت مآب آجائیں

وقت آخر میں اے میرے اللہ
کاش نورِ وہاب آجائیں

سبز گنبد کو دیکھتا ہی رہوں
سوتے سوتے جو خواب آجائیں

ہوش اعجاز کس کو ہو گر وہ
روبرو بے حجاب آجائیں

نگاہِ عقیدت کو یُوں نَم لیے جانا
درِ مصطفےٰ ہے تو تھم تھم کے جانا

نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

تصور میں رکھنا، مدینے کی گلیاں
تو نزدیک جب آبِ زم زم کے جانا

رمی کے لیے تو، تو رَم رَم کے جانا
جو آجائے طیبہ تو تھم تھم کے جانا

سلاموں کے تحفے، درودوں کے گجرے
تو لیکے درِ جانِ عالم کے جانا

مقدس ہیں ذرے نبیؐ کے شہر کے
قدم دھیمے دھیمے تو جم جم کے جانا

قدم سر کو کر کے وَاں چلنا ادب سے
تو مسجدِ نبویؐ میں حسنِ دم کے جانا

وہ کردیں گے ساری رفا تیری الجھن
تو پلکوں میں آنسو لیے غم کے جانا

بنا مانگے تجھ کو ملے گا مگر! تو
گدا بن کے دربارِ قاسم کے جانا

مرادوں سے تیری وہ بھر دیں گے جھولی
لیے آس با دیدۂ نم کے جانا

جو اُنؐ پہ مرے ہیں وہ مرتے نہیں ہیں
بلالِ نبیؐ یہ لبِ دم کے جانا

عجب کیا ہے دے دیں وہ دیدار تجھکو
تو خواہش میں محبوبِ منعم کے جانا

دعائے اسدؔ ہے یہ اعجاز تجھکو
غلامانِ احمدؐ میں تو خم کے جانا

محبوب مدینہ ماہیے

کیا خوب مدینہ ہے کیا خوب مدینہ ہے
سرکارؐ کے منگتے کو محبوب مدینہ ہے

رضوان تیری جنت مانا کہ حسیں ہے پر
سرکارؐ کے منگتے کو محبوب مدینہ ہے

کہہ دے مجھے زاہد یہ شرک ہے گر کہنا
سرکارؐ کے منگتے کو محبوب مدینہ ہے

آقاؐ ہیں مدینے میں اس واسطے اے نجدی
سرکارؐ کے منگتے کو محبوب مدینہ ہے

کوئی تو طلبگارِ جنت ہے کوئی دنیا
سرکارؐ کے منگتے کو محبوب مدینہ ہے

ہیں یوں تو مقدس سب دنیا کے شہر لیکن
سرکارؐ کے منگتے کو محبوب مدینہ ہے

میں سندھ میں رہتا ہوں بحالت مجبوری
سرکارؐ کے منگتے کو محبوب مدینہ ہے

یہ جوشِ جنوں اک دن لیجائے گا کہتا رہ
سرکارؐ کے منگتے کو محبوب مدینہ ہے

ہیں طالبِ جنت جو یارب تو انہیں دے دے
سرکارؐ کے منگتے کو محبوب مدینہ ہے

سرکارؐ کے منگتے کو محبوب مدینہ ہے

کہتے ہوں لب اعجاز جب جان لبوں پر ہو
سرکارؐ کے منگتے کو محبوب مدینہ ہے

وہ دیکھو نبیؐ کا دیار آگیا ہے
قرار آگیا ہے، قرار آگیا ہے

خدا جس کی عظمت کی خود قسم کھائے
وہ شہر حسیں پُر وقار آگیا ہے

مرے ٹوٹے دل کو تمنا تھی جسکی
وہ آنکھوں میں بن کر بہار آگیا ہے

مدینے کی گلیوں میں کیا آگیا ہوں
مری زندگی میں نکھار آگیا ہے

جہاں سر جھکاتے ہیں جبریلؑ جیسے
وہ محراب و منبر منار آگیا ہے

جسے تاج رفعت خدا نے نوازا
خدا کا انوکھا وہ پیار آگیا ہے

جو یہ جان رکھی تھی تحفہ بنا کر
تجھی پر یہ کرنے نثار آگیا ہے

مدینہ جو دیکھا سنبھل نہ سکا میں
مجھے بن پیئے ہی خمار آگیا ہے

ارے زاہدو میری حالت نہ دیکھو
مدینے کوئی بیقرار آگیا ہے

اُسے مل گئی زندگی میں ہی جنت
جو قسمت سے قربِ مزار آگیا ہے

وہ چھپ چھپ کے روتا ہے جانے کے غم سے
مدینے میں جو ایک بار آگیا ہے

رہی دل میں برسوں سے جسکی تمنا
کُل عالم کا وہ تاجدار آگیا ہے

اُسے کیوں نہ سمجھوں سکندر سے بڑھ کر
غلاموں میں جسکا شمار آگیا ہے

جو اعجاز چشم تصور سے دیکھا
لگا جیسے اُن کا دیار آگیا ہے
یہ اعجاز تجھ پر نبیؐ کا کرم ہے
کہ تجھ سا یہاں خاکسار آگیا ہے

نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

میں مدینے کو دیکھتا ہی رہا
خاکِ طیبہ کو چومتا ہی رہا

کون کہتا ہے دور ہیں آقا
دل میں دیکھا تو دیکھتا ہی رہا

جب تصوّر کیا مدینے کا
اُن کے جلوؤں کو دیکھتا ہی رہا

واہ کیا بات ہے تری خضرٰی
جس نے دیکھا وہ دیکھتا ہی رہا

مجھ نکمّے گنہ گار کو بھی
مِل گئے وہ! میں سوچتا ہی رہا

جب سے داتا کا میں بھکاری ہوں
دامنِ دل مرا بھرا ہی رہا

حشر میں پائے گا وہ قربِ خدا
جو درود اُن پہ بھیجتا ہی رہا

کیا ہی کہنے سُنہری جالی کے
جس نے چوما وہ چومتا ہی رہا

اُن کی یادوں میں کھو کے میں اعجازؔ
اُن سے اُن کو ہی مانگتا ہی رہا

معراج شریف

سرِ فرش سے تو سوئے مُنتہیٰ
آجا میرے پیارے آجا ذرا تجھے دیکھ لوں

گھر میں تُو اُمِ ہانی کے پیارے چین سے سوئے
تیرا پیارا مالک تیرے پیار میں خود کو کھوئے
میرے پیار کی پیارے یہ ہے اِنتہا
آجا میرے پیارے آجا ذرا تجھے دیکھ لوں

چُوم کے نورانی تلوے جبریلؑ ادب سے جگانا
بعد سلام دبے لب سے پیغام مرا یہ سُنانا
چلو محمدؐ تمہیں خدا نے ہے یوں کہا
آجا میرے پیارے آجا ذرا تجھے دیکھ لوں

تیرے لیۓ تو پیارے میں نے سارا عرش سجایا
نورانی جنت کے گلوں سے ہر ذرّہ مہکایا
رُخِ حسیں سے پردہ ہٹا کے میم کا
آجا میرے پیارے آجا ذرا تجھے دیکھ لوں

حُور مَلائک صَلِّ اللہ کے گیت خوشی میں گائیں
عرش کے ہر دروازے پر جبریلؑ لِوا لہرائیں
تیرے مِلن کو کھڑے ہیں سارے اَنبیاء
آجا میرے پیارے آجا ذرا تجھے دیکھ لوں

دُنیا کے کُفّار نے مِل کر پیارے تجھے ستایا
مجھ سے یہ دیکھا نہ گیا، جب دل تیرا بھر آیا
اسی لیئے تو میں نے تجھے بلوا لیا۔
آجا میرے پیارے آجا ذرا تجھے دیکھ لوں

روزِ محشر غم نہ کرنا کِسی قِسم کا پیارے
جس نے تجھ پر ستم کیئے وہ دوزخ میں ہیں سارے
تُو ذرا تو آ کر اِن کی حالت دیکھ جا
آجا میرے پیارے آجا ذرا تجھے دیکھ لوں

مانے نہ مُشرک جبکہ اعجاز بھی تُو نے دکھائے
صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ ہو، ایمان وہ کیسے لائے
جو تیرا نہیں وہ کیسے بنے گا اب مرا
آجا میرے پیارے آجا ذرا تجھے دیکھ لوں

در شانِ خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اللہ رے یہ مرتبہ حضرت ابوبکرؓ
ہیں جانشینِ مصطفیٰؐ حضرت ابوبکرؓ

صدق و صفا کے بادشاہ حضرت ابوبکرؓ
یعنی امیرِ پارسا حضرت ابوبکرؓ

جیسے امامُ الانبیاء خیر الانام ہیں
ویسے ہیں جدِّ اولیاء حضرت ابوبکرؓ

جلوہ فگن تھا کاندھوں پر غارِ حرا کا چاند
یہ شرف آپ کو مِلا حضرت ابوبکرؓ

کمبل کو زیبِ تن کیے کہتے تھے جبرئیلؑ
یہ تو ہے آپ کی ادا حضرت ابوبکرؓ

راہِ خدا میں آپ نے سب کچھ لٹا دیا
جود و سخا کی انتہا حضرت ابوبکرؓ

آنے دیا نہ راحتِ محبوبؐ میں خلل
گو سانپ نے تھا ڈس لیا حضرت ابوبکرؓ

چومے ہیں جبرئیلؑ نے جو بارہا قدم
سر ہے وہاں پہ آپ کا حضرت ابوبکرؓ

حضرت بلالؓ پہلے غلامِ یہود تھے
آزاد آپ نے کیا حضرت ابوبکرؓ

دونوں جہاں کو ناز بھلا کیوں نہ ہو جب
ہو آپ نازِ مصطفیٰؐ حضرت ابوبکرؓ

اعجازؔ خستہ حال ہے اک آپ کا غلام
اس پر بھی ڈالیے نگاہ حضرت ابوبکرؓ

منقبت

در شانِ خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیا بتاؤں کہ کیا عمرؓ فاروق ہیں
نورِ حق کی ضیاء عمرؓ فاروق ہیں

ہر عمل جس کا ہے سنت مصطفےٰؐ
مصطفےٰؐ کی دعا عمرؓ فاروق ہیں

وہ جو صدیقِ اکبرؓ کے ہیں جانشیں
ہاں وہی بے ریا عمرؓ فاروق ہیں

جس کا بستر ہے مسجد نبویؐ کی خاک
وہ نبیؐ کی ادا عمرؓ فاروق ہیں

شان دیکھو کہ ہیں مومنوں کے امیر
پہنے کرتا پھٹا عمرؓ فاروق ہیں

جو غریبوں کا کھانا پکاتے تھے خود
وہ سخی بادشاہ عمرؓ فاروق ہیں

اپنی خاطر جلائے نہ جو اِک دیا
وہ چمکتا دیا عمرؓ فاروق ہیں

لوگ یہ کہہ کر دیتے تھے کھُل کر اذاں
اب ڈرو نہ ذرا عمرؓ فاروق ہیں

جس نے آقاؐ کے پہلو میں پائی جگہ
وہ نشانِ بقا عمرؓ فاروق ہیں

گشت کر کے وہ رکھتے تھے سب کی خبر
دافعِ ہر بلا عمرؓ فاروق ہیں

دل کی آنکھوں سے دیکھو تو ربّ کی قسم
آج بھی ہر جگہ عمرؓ فاروق ہیں

لاکھ طوفان اعجاز آئیں تو کیا
تو نہ گھبرا ذرا عمرؓ فاروق ہیں

مَنقَبَت

در شان خلیفۂ سوئم امیر المومنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جامع القرآن عثمان غنیؓ
مصطفٰےؐ کی جان عثمان غنیؓ

تیری صورت، صورتِ قرآن ہے — آیۃ الرحمان عثمان غنیؓ
جو خدا کے نور نے فرما دیا — وہ ترا فرمان عثمان غنیؓ
تیری خصلت میں صلح رحمی رہی — مومنوں کی شان عثمان غنیؓ
جو رحم کرتا تھا ہر مظلوم پر — تو ہے وہ سلطان عثمان غنیؓ
سرورِ عالم کے سوئم جانشیں — آپ ہو ذیشان عثمان غنیؓ
لفظِ دام، درم، سخن بخدا — تیری ہے پہچان عثمان غنیؓ
اُمتِ مفلس غریب الحال پر — تیرا ہے احسان عثمان غنیؓ
اللہ اللہ عالمِ نزع میں بھی — چھوڑا نہ قرآن عثمان غنیؓ
جو منافق آپ کے دشمن بنے — وہ تھے سب شیطان عثمان غنیؓ
حق تو یہ ہے عزتِ اسلام پر — ہو گئے قربان عثمان غنیؓ

زندگی اعجازؔ کو جتنی ملے
تجھ پہ ہو قربان عثمان غنیؓ

خلیفہ چہارم امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

نورِ نبی شمعِ ولایت، شیرِ خدا ہیں مولا علیؓ
اتنے مراتب پائے ہیں پھر بھی عجز سراپا ہیں مولا علیؓ

شرم و حیا کے آپ ہیں پیکر، نورِ خدا سے پائی ہے دختر
ربّ نے انہیں تلوار عطا کی، رب کی رضا ہیں مولا علیؓ

آپؓ ہوئے کعبے میں پیدا، پاک علیؓ ہیں، پاک ہے کعبہ
پاک ہے وہ دل جس دل میں بھی جلوہ نما ہیں مولا علیؓ

صاحبِ قبلتین کا صدقہ، دیتے ہیں حسنینؓ کا صدقہ
ان کی دین ہے دین نرالی، بحرِ عطا ہیں مولا علیؓ

راہِ خدا میں کیا نہ دیا ہے، کنبہ سب قربان کیا ہے
فاتحِ خیبر اور سراپا صبر و رضا ہیں مولا علیؓ

آپؓ رہے فاقوں سے اکثر، سائل کو دیں جھولی بھر بھر
بحرِ کرم ہیں فیضِ عالم جود و سخا ہیں مولا علیؓ

جامِ مئے توحید پلائیں، بھٹکے ہوؤں کو راہ دکھائیں
ساقیٔ کل منبعِ ہدایت، شمعِ ہدا ہیں مولا علیؓ

رب کی یہ اعجاز عطا ہے، تو بھی گدائے شیرِ خدا ہے
تیری ہے تقدیر نرالی، تیرے پیا ہیں مولا علیؓ

منقبت در شانِ سیّدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عکسِ جمالِ مصطفیٰؐ سیّدنا امام حسنؓ
تو ہے ریحانِ مرتضیٰؓ سیّدنا امام حسنؓ

تجھ میں نبی کی خو و بو، مولا علی کا تو لہو
تیرا ہے اونچا مرتبہ سیّدنا امام حسنؓ

تو ہے چراغِ ہاشمی، تجھ سے جہاں میں روشنی
نورِ نگاہِ فاطمہؓ سیّدنا امام حسنؓ

اہلِ وفا کے پیشوا، جود و سخا کی انتہا
شاہِ شہیدِ کربلا، سیّدنا امام حسنؓ

زندہ و جاوداں ہے تو، اُمّت پہ سائباں ہے تو
رونق بزمِ اولیاء سیّدنا امام حسنؓ

طوفاں سے جو نکال دے، راہِ خدا پہ ڈال دے
ہیں ایسے آپ رہنما سیّدنا امام حسنؓ

نورِ خدا کے نورِ عین، زہراؓ، علیؓ کے دل کے چین
تجھ پر سلام ہو مرا سیّدنا امام حسنؓ

اعجاز کیوں نہ بھیک کے ٹکڑے درِ اسد سے لے
یہ بھی تو در ہے در ترا سیّدنا امام حسنؓ

منقبت در شان سید الشہداء امام عالی مقام حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

شانِ کردگار ہیں حسینؓ
حیدری وقار ہیں حسینؓ

مصطفیٰؐ سے رب کو پیار ہے
مصطفیٰؐ کا پیار ہیں حسینؓ

کوئی اب حسینؓ سا نہیں
گو! یہاں ہزار ہیں حسینؓ

آبروئے دین کی قسم
رب کی ذوالفقار ہیں حسینؓ

جتنے ہیں شہیدِ کربلاؓ
سب کے تاجدار ہیں حسینؓ

صرف زینتِ جہاں نہیں
خُلد کی بہار ہیں حسینؓ

سر کٹا! مگر جھکا نہیں
ایسے جانثار ہیں حسینؓ

جو تری نظر سے گر گیا
آج وہ خوار ہیں حسینؓ

کہہ دو یہ اعجاز برملا!
اپنا تو قرار ہیں حسینؓ

منقبت

در شانِ سیّد الشہداء امامِ عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پانی سے غرض تھی، نہ حکومت سے پیار تھا
ابنِ علی کو نانا کی اُمت سے پیار تھا

بیعت یزید یوں نہ کی کیونکہ حسینؓ کو
محبوبِ کبریا کی شریعت سے پیار تھا

چھوڑ آئے راہِ حق کی بقا کے لیے حسینؓ
وہ شہر جس کی عزت و حرمت سے پیار تھا

جرأت تھی کس کی جو گُل احمدؐ کو چھو سکے
وہ تو حسینؓ ہی کو شہادت سے پیار تھا

سارے جہاں کی دولتیں اُن کے قدم تلے
کیسے میں کہہ دوں آپؓ کو دولت سے پیار تھا

سجدے میں سر رکھا تو اُٹھایا نہ پھر کبھی
کچھ اس قدر خدا کی عبادت سے پیار تھا

رب کی رضا تھی سر رہے اونچا حسینؓ کا
شبیرؓ کو بھی رب کی مشیعت سے پیار تھا

اعجاز یہ ہے صبر و قناعت کی انتہا
سلطان ہو کے فاقہ و غربت سے پیار تھا

منقبت

در شانِ حضرت پیران پیر دستگیر شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نورِ خدا کے نور ہیں روشن ضمیر ہیں
بغداد والے حضرتِ پیرانِ پیر ہیں

سلطانِ اولیاء مرے جانانِ اولیاء
تجھ پر نثار سارے غریب و امیر ہیں

مولا علیؓ و فاطمہ زہراؓ کے نورِ عین
ولیوں کے تاجدار ہیں شانِ قدیر ہیں

خیرات غیر سے نہیں لیتے ہیں وہ کبھی
جو بھی جنابِ غوث کے ادنیٰ فقیر ہیں

وقتِ نزع ہو قبر ہو میدان حشر ہو
میرا سہارا غوثِ زماں دستگیر ہیں

جس کا نہیں ہے کوئی چلا جائے اُن کے در
اُن کی نوازشیں تو بڑی بے نظیر ہیں

میں ذرہ بے نشاں تھا کوئی جانتا نہ تھا
میرا نشان حضرتِ پیرانِ پیر ہیں

اعجازؔ قادری، تری قسمت پہ رشک ہے
دونوں جہاں میں پیر ترے دستگیر ہیں

منقبت

در شانِ حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

شادی غوث الوریٰؓ کی رچی ہے آج کا دن بڑا دلنشیں ہے
حور و غلماں کھڑے باادب ہیں آج نورانی محفل سجی ہے

ایسے دولہا کے قربان جائیں حوریں جن کو گلے سے لگائیں
دے رہے ہیں فرشتے سلامی شاہ جیلاںؒ کی عظمت بڑی ہے

عظمت غوثؒ کیونکر بیاں ہو، جن کو خود مصطفیٰؐ نے کہا ہو
میں ہوں نورِ خدا میرے جیلاںؒ تو مرے نور کی روشنی ہے

صدقہ دے دو حسینؓ و حسنؓ کا، صدقہ دے دو خیر البشرؐ کا
چور ابدال ہوں جس کے در پر اُس کے دربار میں کیا کمی ہے

سیدی یا مرے غوثِ اعظمؒ ہو کرم مجھ پہ سارے مٹیں غم
دور ساحل ہے طوفانی موجیں میری کشتی بھنور میں گھری ہے

مے کشو ہاتھ میرا نہ روکو پی رہا ہوں مجھے تم نہ ٹوکو
شاہِ جیلاںؒ نظر سے پلائیں یہ کرم مجھ پہ کم تو نہیں ہے

پورا اعجاز کا مدعا ہو آپؒ جانِ علی مرتضیٰؓ ہو
دید ہو جائے سرکارؒ اِک دن اب تو دل کی تمنا یہی ہے

منقبت

در شان خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین حسن غریب نواز چشتی سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

ناز یوں تقدیر پہ کرتا ہوں میں
خواجۂ اجمیر کا منگتا ہوں میں

میرے وارث ہیں معین الدین حسن
کون کہتا ہے یہاں تنہا ہوں میں

سندھ میں رہ کر بھی مُرشد کی قسم
ہر گھڑی اجمیر میں رہتا ہوں میں

تیرا در کعبہ سمجھ کر اے معینؔ
سر کیئے خم دیدۂ نم بیٹھا ہوں میں

شاہِ کربل کی وفا کا واسطہ
ابرِ رحمت ہو اِدھر پیاسا ہوں میں

صدقۂ عثمان ہارونی ملے
آپ دریا اور اِک کوزا ہوں میں

اِک تمہاری یاد کو دل میں لیئے
ہر شبِ تنہائی میں روتا ہوں میں

زیرِ دامانِ معین الدین ہوں
کیوں کہوں اعجازؔ بے سایا ہوں میں

منقبت در شان حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ

جنونِ عشق کہتا ہے کبھی خواجہؒ کے در جاتا!
یہ سر قدموں میں رکھ دیتا وہیں قدموں میں مر جاتا

مجھے قدموں میں گر خواجہؒ طلب اِک بار کر لیتے
یہ دل کیا چیز ہے تجھ پر نچھاور جان کر جاتا

طواف شمع کر لیتا تصدّق جان کر دیتا
مجھے دیدار ہو جاتا ترا صدقہ اُتر جاتا

ارے کیا بات تھی خواجہؒ تجھے دولہا بنانے کو
میں چادر نذر کرنے سندھ سے سنجر نگر جاتا

یہ مانا نذر کرنے کو نہیں کچھ پاس ہے میرے
مگر پھر بھی یہ حسرت ہے ترے غم میں گزر جاتا

اگر کچھ بھیک دے دیتے غریب الحال کو خواجہؒ
ترا احسان ہو جاتا، مرا کشکول بھر جاتا

تجھے اعجاز نظروں میں اگر خواجہؒ نہیں رکھتے
قسم اللہ کی دُنیا کی تو نظروں سے گر جاتا

منقبت

در شان حضرت سخی شہباز قلندر لال

میرے شہباز قلندر لال، مرے شہباز قلندر لال
نبیؐ کی آل علیؑ کے لال، مرے شہباز قلندر لال

صورت پیاری پیاری، ہر انداز ترے ہیں نرالے
کہتے ہیں یہ لال قلندر تجھکو دیکھنے والے
پیارے نبیؐ کا جمال تجھ میں مولا علیؑ کا جلال

مرے شہباز قلندر لال، مرے شہباز قلندر لال
نبیؐ کی آل علیؑ کے لال، مرے شہباز قلندر لال

جس کو چاہیں لال قلندر مولا علیؑ سے ملادیں
علیؑ ملادیں پیارے نبیؐ سے نبیؐ خدا سے ملادیں
تیرا دامن تھامنے والے بنے قطب ابدال

مرے شہباز قلندر لال، مرے شہباز قلندر لال
نبیؐ کی آل علیؑ کے لال، مرے شہباز قلندر لال

کفنی لال گلے میں ہو اور ہاتھ میں جھنڈا لال
ایسی پلا کے مست بنادو میں کھیلوں دھمال
جس کو دیکھوں نظر اٹھا کے آئے نظر وہ لال

مرے شہباز قلندر لال، مرے شہباز قلندر لال
نبیؐ کی آل علیؑ کے لال، مرے شہباز قلندر لال

حوریں تجھکو جھولا جھلائیں حسنؓ حسینؓ کے بھائی
کبھی اِدھر اور کبھی اُدھر پرواز تیری لاثانی
جگمگ جگمگ نور کا جھولا پیارا اس کا کمال

مرے شہباز قلندرؒ لال، مرے شہباز قلندرؒ لال
نبیؐ کی آل علیؓ کے لال، مرے شہباز قلندرؒ لال

خالی کاسہ لایا ہوں میں سیہون کے سردار
کون سُنے اب بجز تمہارے سُن لو مری پکار
پنجتن پاک کے نام کا صدقہ کاسے میں کچھ ڈال

مرے شہباز قلندرؒ لال، مرے شہباز قلندرؒ لال
نبیؐ کی آل علیؓ کے لال، مرے شہباز قلندرؒ لال

مست بنا دیتے ہیں پل میں جام کرم کا پلا کے
آئے یقیں اعجاز نہ جسکو دیکھے صدا لگا کے
خاص قلندرؒ لال کا صدقہ بٹتا ہے ہر سال

مرے شہباز قلندرؒ لال، مرے شہباز قلندرؒ لال
نبیؐ کی آل علیؓ کے لال، مرے شہباز قلندرؒ لال

منقبت

در شانِ سیّد حضرت شہاب الدّین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ

میں منگتا ہوں ترے در کا شہابُ الدّین سہروردیؒ
مِلے حسنینؓ کا صدقہ شہابُ الدّین سہروردیؒ

تمہارے دستِ رحمت سے ہزاروں فیض پاتے ہیں
سخاوت کا ہو تم دریا شہابُ الدّین سہروردیؒ

مرے عیبوں پہ پردہ ڈال کر للّٰہ سرِ محشر
مری لاج و شرم رکھنا شہابُ الدّین سہروردیؒ

نہ دُنیا کی طلب مجھ کو نہ عُقبہ کی تمنّا ہے
مری دُنیا مرا عُقبہ شہابُ الدّین سہروردیؒ

کہاں جاؤں سیاہ کاری کو لے کر آپؒ کے در سے
مرا رکھ لیجیے پردہ شہاب الدّین سہروردیؒ

محی الدّینؓ کا صدقہ، معین الدّینؒ کا صدقہ
عطا ہو آپ کا صدقہ شہابُ الدّین سہروردیؒ

تمہارے زیبائے پُر کیف پر کس کی نظر ٹھہرے
جمالِ غوثؓ ہو آقا شہابؒ الدین سہروردیؒ

کوئی اعجاز سے بدکار کو اپنا نہیں کہتا
بنا لیجے اِسے اپنا شہابُ الدّین سہروردیؒ

منقبت

در شانِ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

آج پھر گلشنِ داتا میں بہار آئی ہے
کیف ہی کیف ہے رحمت کی پھوار آئی ہے

یہ تری چشم عنایت ہے کرم ہے مجھ پر
یاد آئی تو تری لیکے قرار آئی ہے

تیرا کھلاتا ہوں کیوں بھیک نہ مانگوں تجھ سے
سوچ کر یہ خودی داتا کے دیار آئی ہے

میری قسمت نہ کرے ناز بھلا کیوں خود پر
دو گھڑی کوچۂ داتا میں گزار آئی ہے

نثار کیوں نہ ہو جاؤں تری عنایت پر
ترے کرم سے مرے گھر بہار آئی ہے

یہ در وہ ہے جہاں خالی کوئی نہیں جاتا
اے امید کیوں تو سوگوار آئی ہے

قسم خدا کی جسے پی کے رب نظر آئے
پلا شراب وہ تیرے مزار آئی ہے

کس گل تر کی ہے دل میں ترے مہک اعجاز
راز لینے یہ صبا مجھ سے ہزار آئی ہے

منقبت

در شانِ حضرت بابا فریدالدین مسعود گنجِ شکر رحمۃ اللہ علیہ

نیّرِ الانبیاء ہیں ہمارے فرید
شمعِ چشتیہ ہیں ہمارے فرید

کیوں نہ اُن کو کہوں آفتابِ جہاں
مظہرِ مرتضیٰ ہیں ہمارے فرید

دستِ خواجہ نے جن کو لیا گود میں
ہاں وہی دلربا ہیں ہمارے فرید

کیوں نہ روشن ہے حلقۂ اولیاء
درمیاں پرضیا ہیں ہمارے فرید

اِس لیے پی رہا ہوں میں جامِ شراب
ساقیٔ میکدہ ہیں ہمارے فرید

بے کسوں آؤ تو اُن کے دربار میں
دردِ دل کی دوا ہیں ہمارے فرید

اُس کو کیا غم ہے اعجازؔ روزِ جزا
جس نے اتنا کہا ہیں ہمارے فرید

منقبت

در شانِ حضرتِ مخدوم علاؤالدین صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

مظہرِ نورِ خدا مخدوم صابر کلیری
آفتابِ چشتیہ مخدوم صابر کلیری

آپ ہیں آلِ نبی جانِ علی و فاطمہ
دلبرِ غوث الوریٰ مخدوم صابر کلیری

خاص ہے تجھ پر نگاہِ خواجۂ ہند الولی
ہے ترا رتبہ بڑا مخدوم صابر کلیری

خواجۂ قطب کے دلربا ہے چھایا تجھ پر تجلی
ہے انوکھا رنگ ترا مخدوم صابر کلیری

ہو عطا صدقہ مجھے حسنین کا جانِ فرید
میں بھی ہوں تیرا گدا مخدوم صابر کلیری

کون ہے جس کی جمالِ پاک پر ٹھہرے نظر
ہیں جمالِ مرتضیٰ مخدوم صابر کلیری

تیرے ہی دیدار میں آنکھیں مری کھوئی رہیں
ہو عطا ایسا نشہ مخدوم صابر کلیری

کاسۂ دل آپ کی سرکار میں لایا ہوں میں
ڈال دو اس پر نگاہ مخدوم صابر کلیری

جو تمہیں رتبہ ملا بابا فرید الدین سے
وہ کسی کو نہ ملا مخدوم صابر کلیری

آپ کی جود و سخا بے مثل ہے جانِ فرید
عام ہے لنگر ترا مخدوم صابر کلیری

ہے یقیں کامل مرا یہ، جو تمہارا ہو گیا
وہ خدا کا ہو گیا مخدوم صابر کلیری

اور کیا اعجاز تجھ کو چاہئے اللہ سے
ہیں ترے جب رہنما مخدوم صابر کلیری

منقبت

در شان حضرت حاجی وارث علی شاہ
رحمۃ اللہ علیہ

سکون دل و جان وارث علی شاہؒ
مری جان کی جان وارث علی شاہؒ

تمہارے علیؓ ہیں، تمہارے نبیؐ ہیں
تمہارا ہے رحمان وارث علی شاہؒ

میں قطرۂ بے قدر ہوں بے نشاں ہوں
تو دریائے فیضان وارث علی شاہؒ

یہاں کون تھا جو مجھے جانتا تھا
مری تم ہو پہچان وارث علی شاہؒ

میں ذرہ ہوں دُنیا قمر جانتی ہے
ترے دم سے ذیشان وارث علی شاہؒ

میں ہوں ایک ادنیٰ بھکاری تمہارا
ترا ہے یہ احسان وارث علی شاہؒ

ملے مجھکو صدقہ در پنجتنؑ کا
بہت ہوں پریشان وارث علی شاہؒ

یہ اعجاز بھی ہے بافضل خدا سے
ترے در کا دربان وارث علی شاہؒ

منقبت در شان

تارکُ السلطنت حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

منگتے ہیں تیرے در کے یا اشرف سمنانی
کھاتے ہیں تیرے صدقے یا اشرفِ سمنانی

میخانۂ حیدرؓ سے اک بوند ملے ساقی
ہے تشنہ زباں کب سے یا اشرفِ سمنانی

آنکھوں میں تم ہی تم ہو دل میں بھی تم ہی تم ہو
تم لاکھ کرو پردے یا اشرفِ سمنانی

اِک دل ہی نہیں میرا جلوؤں سے ترے روشن
ہر جا ہیں تیرے جلوے یا اشرفِ سمنانی

آتے ہو خیالوں میں خوابوں میں نہیں آتے
کیا روٹھ گئے مجھ سے یا اشرفِ سمنانی

جنت ہو جہنم ہو کیا اِن سے غرض مجھ کو
میں تیرا ہوں تم میرے یا اشرفِ سمنانی

یہ جان و نظر یہ دل کچھ تیرے نہیں قابل
کیا وار دوں میں تم پے یا اشرفِ سمنانی

اے جانِ جلاالدینؒ اعجاز تو ہے مسکیں
ہے لاج و شرم تم سے یا اشرفِ سمنانی

منقبت در شانِ حضرت سیّدنا امیر ابوالعلاءؒ نقشبندی احراری چشتی رحمۃ اللہ علیہ

سرتاجِ آگرہ مہرے سیّدنا بُوالعلاءؒ
یعنی ہیں بادشاہ مرے سیّدنا بُوالعلاءؒ

زہرہؓ، علیؓ، حسینؓ و حسنؓ کے گُل نفیس
جانانِ مصطفٰےؐ مرے سیّدنا بُوالعلاءؒ

خواجہ معین الدّینؒ عطائے رسولؐ ہیں
خواجہ کی ہیں عطا مرے سیّدنا بُوالعلاءؒ

تجھ پر نثار دل، تیری نسبت پہ جاں نثار
جانِ ابوالوفاؒ مرے سیّدنا بُوالعلاءؒ

میخانۂ علیؓ سے ملے صفر ایک جام
ساقیٔ میکدہ مرے سیّدنا بُوالعلاءؒ

تیرا فقیر ہوں ترے ٹکڑوں سے ہے غرض
مجھکو کسی سے کیا، مرے سیّدنا بُوالعلاءؒ

جنّت کی بھیک مانگوں تو ہرگز نہ دو مجھے
پر جلوہ تو دو، دکھا مرے سیّدنا بُوالعلاءؒ

اعجازِ پُرخطا کو سگِ در بنا لیا
تیرا ہے شکریہ، مرے سیّدنا بُوالعلاءؒ

منقبت در شان

حضرت سیدنا امیر ابوالعلاء حسینی احراری رحمۃ اللہ علیہ

اپنے مولا کے پیارے ہو سیدنا
مصطفےٰ کے دلارے ہو سیدنا

میں نہیں بلکہ سارا زمانہ کہے
تم انوکھے نرالے ہو سیدنا

ہے جھلک تیرے جلووں میں حسنین کی
آلِ اطہر کے پالے ہو سیدنا

جس سے مدھم دیئے روشنی پا گئے
ایسے روشن ستارے ہو سیدنا

دور منزل ہے راہیں بھی دشوار ہیں
اک تم ہی تو سہارے ہو سیدنا

کل بروزِ جزا کس کا کہلاؤں گا
اتنا کہہ دو ہمارے ہو سیدنا

عشقِ سرکار میں یہ ہی کہتا رہوں
میں نظر تم نظارے ہو سیدنا

آرزو ہے فقط یہ ہی اعجاز کی
کہہ دو مرشد ہمارے ہو سیدنا

منقبت در شان

حضرت سیدنا امیر ابوالعلاء الحسینی احراری رحمۃ اللہ علیہ

اپنے مولا کے پیارے ہو سیّدنا
مصطفےٰ ؐ کے دُلارے ہو سیّدنا

میں نہیں بلکہ سارا زمانہ کہے
تم انوکھے نرالے ہو سیّدنا

ہے جھلک تیرے جلووں میں حسنینؓ کی
آلِ اطہر کے پالے ہو سیّدنا

جس سے مدھم دیئے روشنی پا گئے
ایسے روشن ستارے ہو سیّدنا

دور منزل ہے راہیں بھی دشوار ہیں
اِک تم ہی تو سہارے ہو سیّدنا

کل بروزِ جزا کس کا کہلاؤں گا
اتنا کہہ دو ہمارے ہو سیّدنا

عشقِ سرکارؐ میں یہ ہی کہتا رہوں
میں نظر تم نظارے ہو سیّدنا

آرزو ہے فقط یہ ہی اعجاز کی
کہہ دو مرشد ہمارے ہو سیّدنا

منقبت در شان حضرت سید مخدوم امیر علی حسین اشرفی میاں رحمۃ اللہ علیہ

میاں میرے مجھ پر کرم ہے تمہارا
مرے خانۂ دل میں غم ہے تمہارا

مری جان و دل کو جلا جس نے بخشی
خدا کی قسم وہ کرم ہے تمہارا

مجھے کچھ خبر کیوں یہ ہے زخم دل کی
مرے زخمِ دل پہ مرہم ہے تمہارا

نہ جامی نہ بیدم نہ اقبال ہوں میں
میں وہ دل ہوں جس میں زخم ہے تمہارا

نہ اترے کبھی زندگی بھر نہ اترے
نشہ وہ خدا کی قسم ہے تمہارا

کہوں کیوں مرے پاس کچھ بھی نہیں ہے
میاں پاس میرے بھرم ہے تمہارا

بجھا جاؤ تشنہ لبی اب تو آکر
یہ اعجاز ہے اب لبِ دم تمہارا

منقبت

در شان حضرت سید امیر مظہر علی شاہ اشرفی ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ

میری لاج کو نبھایا شاہ مظہر علیؒ نے
میرے گھر کو جگمگایا شاہ مظہر علیؒ نے

میری زندگی میں آئے میرے دل میں وہ سمائے
میرا مُردہ دل جلایا شاہ مظہر علیؒ نے

جو رہے کسی کا ہو کر وہ یہی اصل زندگی ہے
مجھے راز یہ بتایا شاہ مظہر علیؒ نے

اُٹھیں لاکھ غم کے طوفاں مجھے کوئی غم نہیں ہے
میرا حوصلہ بڑھایا شاہ مظہر علیؒ نے

ہے یقین دل میں اتنا وہ رہا کبھی نہ تشنہ
جسے جام اِک پلایا شاہ مظہر علیؒ نے

جو کبھی شکستہ سائل کوئی آس لیکے آیا
اُسے سینے سے لگایا شاہ مظہر علیؒ نے

ہے جو مصطفیٰ ﷺ کا گلشن جسے رب کہے پنجتن
وہ سخی گھرانا پایا شاہ مظہر علیؒ نے

تو پکڑ لے اِن کا دامن ہاں یہی اسد میاں ہیں
سُن اعجاز یہ بتایا شاہ مظہر علیؒ نے

المخاطب
اظہار اللہ شاہ قادری

منقبت در شان حضرت سید امیر محمد علی شاہ اشرفی ابوالعلائی مظہری رحمۃ اللہ علیہ

محمدؐ نور کے نارے علیؓ کے دل کی کلی ، یا شاہ محمد علیؒ
حسینؓ ابنِ علیؓ سرکار سے نسبت ہے تری، یا شاہ محمد علیؒ

نبیؐ کے لاڈلے مولا علیؓ کے پیارے ہو
لگائیں غوثؒ سینے سے جھلائیں ہند الولیؒ یا شاہ محمد علیؒ

معین الدینؒ خواجہ نے ترا سہرا باندھا!
بلائیں لے رہے ہیں پیارے سیدناؒ تری ، یا شاہ محمد علیؒ

بھر دے بھر دے مرے ساقی مرا کوزہ بھر دے
ملے حسنینؓ کے صدقے بجھا دو تشنہ لبی ، یا شاہ محمد علیؒ

ترے دیدار کو آنکھیں مری ترستی ہیں
کبھی تو خواب میں آکر بجھا دو دل کی لگی ، یا شاہ محمد علیؒ

میں وہ سائل نہیں جو بن لئے ٹل جاتے ہیں
یہ دنیا چھوڑ دوں ساری نہ چھوڑوں تیری گلی ، یا شاہ محمد علیؒ

کوئی بیمار ہو پل میں تواں ہو جاتا ہے
مرا ایمان ہے جس دم نگاہ تیری پڑی ، یا شاہ محمد علیؒ

کرم کر دیجیے اعجاز کی بدحالی پر
اسے طیبہ میں پہنچا دو کہ یہ جنت ہے بڑی ، یا شاہ محمد علیؒ

منقبت

درشانِ حضرت سیّد سخی عبدالوہاب شاہ جیلانیؒ

میرے سیّد سخی عبدالوہابؒ شاہ جیلانی
تو آلِ مصطفٰےؐ اولادِ عبدؓ پیرِ لاثانی

خدا جس کو نظر دے دیکھنے والی وہ کہتے ہیں
یہاں موجود ہیں خود غوثِ اعظمؒ قطبِ رّبانی

ترے در پر جو آتا ہے مرادیں لیکے جاتا ہے
سخاوت تیرا شیوا ہے ترے گھر کی ہے سلطانی

ترے دستِ کرم نے گرنے والوں کو اُٹھایا ہے
مجھے بھی دو سہارا گر رہا ہوں غوثؓ کے جانی

خدا کا واسطہ اِن دونوں شہزادوں کا صدقہ دو
کہ تم تو جانتے ہو مجھکو گھیرے ہے پریشانی

ترے ہوتے ہوئے بھی گھر مرا ویران ہے اب تک
خدارا دور کر دیجے مرے گھر کی بھی ویرانی

طفیلِ پنجتنؓ عیبوں پہ میرے ڈال کر پردہ
مری لاج و شرم رکھ لو مٹے میری پشیمانی

تجھے اعجازؔ حاصل ہے شرف اُن کی غلامی کا
وگرنہ کس کو ملتی ہے اے اِس در کی دربانی

منقبت حضرت شاہ جی محمد شیر میاں رحمۃ اللہ علیہ (پیلی بھیت)

شاہ احمد علیؒ کی شان عیاں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاںؒ
ایمان تو یہ ہے، جانِ جہاں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاںؒ

///

جو حرف زباں سے جب نکلا، باحکمِ خدا وہ پورا ہوا
لاریب ہے یہ، خالق کی زباں ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاںؒ

///

جب ضرب لگائی اِلاَّ اللہ، جس نے بھی سُنا بے ہوش ہوا
اللہ کی وہ پُرکیف اذاں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاںؒ

///

کیا ہوش رہے مستانے کو، جز اِس کے سوا کچھ یاد نہیں
میں رند ہوں میرے پیرِ مُغاں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاںؒ

///

جب پیچ میں کوئی گرتا تھا، قدموں کو پکڑ کر کہتا تھا
میں دھوپ ہمارے سر پہ سائباں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاں

///

بیڑے کو ترایا کاندھے سے، حجرے میں مگر بیٹھے بیٹھے
اعجازِ نبیؐ کا عکسِ رواں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاں

///

اعجاز کا کیا اعجاز بیاں، جب خود یہ کہے ہیں ننھے میاں
سرمایۂ ایماں، راحتِ جاں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاں

منقبت

در شانِ حضرت سید سخی عبدالوہاب شاہ جیلانی

میرے سید سخی عبدالوہابؒ شاہ جیلانی
تو آلِ مصطفیٰ اولادِ حیدرؓ پیرِ لاثانی

خدا جس کو نظر دے دیکھنے والی وہ سب کہتے ہیں
یہاں موجود ہیں خود غوثِ اعظمؒ قطبِ ربّانی

ترے در پر جو آتا ہے مرادیں لے کے جاتا ہے
سخاوت تیرا شیوا ہے ترے گھر کی ہے سلطانی

ترے دستِ کرم نے گرنے والوں کو اٹھایا ہے
مجھے بھی دو سہارا گر رہا ہوں غوثؒ کے جانی

خدا کا واسطہ اِن دونوں شہزادوں کا صدقہ دو
کہ تم تو جانتے ہو مجھ کو جیسی ہے پریشانی

ترے ہوتے ہوئے بھی گھر مرا ویران ہے اب تک
خدارا دور کر دیجے مرے گھر کی بھی ویرانی

طفیلِ پنجتنؓ عیبوں پہ میرے ڈال کر پردہ
مری لاج و شرم رکھ لو مٹے میری پشیمانی

مجھے آغاؔن حاصل ہے شرف اُن کی غلامی کا
وگرنہ کِس کو ملتی ہے اجی اِس در کی دربانی

شاہ احمد علیؒ کی شان عیاں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاںؒ
ایمان تو یہ ہے، جانِ جہاں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاںؒ

منقبت
حضرت شاہ جی حاجی محمد شیر میاں رحمۃ اللہ علیہ (پیلی بھیت)

جو حرف زباں سے جب نکلا، باحکمِ خدا وہ پورا ہوا
لاریب ہے یہ، خالق کی زباں ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاںؒ

جب ضرب لگائی اِلاّ اللہ، جس نے بھی سُنا بے ہوش ہوا
اللہ کی وہ پُر کیف اذاں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاںؒ

کیا ہوش رہے مستانے کو، جز اس کے سوا کچھ یاد نہیں
میں رند ہوں میرے پیرِ مُغاں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاںؒ

جب پیچ میں کوئی گرتا تھا، قدموں کو پکڑ کر کہتا تھا
میں دھوپ، مرے سر پہ سائباں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاں

بیڑے کو ترایا کاندھے سے، حجرے میں مگر بیٹھے بیٹھے
اعجازِ نبیؐ کا عکسِ رواں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاں

اعجاز کا کیا اعجازِ بیاں، جب خود یہ کہے ہیں ننھے میاں
سرمایۂ ایماں، راحتِ جاں، ہیں شاہ جی محمدؒ شیر میاں

۹۱۳ ۱ ۹ ۱

خالی کاسہ ہے جام بقا ڈالیئے
یعنی بیمار دل پر نگاہ ڈالیئے

گر مرے دل کی کُٹیا بستے نہیں
اپنے ہاتھوں سے کُٹیا جلا ڈالیئے

کچھ تو نسبت کا رکھ کر خدارا بھرم
اپنی لُطفِ کرم کی ضیاء ڈالیئے

کوزۂ صبر اب تو چھلکنے لگا
جامِ دیدار اب تو پلا ڈالیئے

ایک دل ہی تو تھا جو تمہیں دے دیا
اب بنا ڈالیئے یا مِٹا ڈالیئے

تم کو مانگا ہے تم سے خدا کی قسم
گر یہ ہے جُرم تو پھر سزا ڈالیئے

اُن سے ملنے کا اچھا بہانہ ہے یہ
اپنی دیوانگی کو بڑھا ڈالیئے

آہی جائے گا اعجاز اُن کو خیال
اپنی آنکھوں سے آنسو بہا ڈالیئے

تصوّف

یہ مانا ایک قطرے کو کبھی دریا نہیں کہتے
مگر دریا سے نسبت ہو تو پھر قطرہ نہیں کہتے

تعلق ایک دروازے کا ہو گر اک عمارت سے
عمارت بولتے ہیں اس کو دروازہ نہیں کہتے

بقا کے ساتھ والبسطہ جو کر لیتے ہیں ہستی کو
قسم اللہ کی اس کو کبھی مُردہ نہیں کہتے

وہ ہی جلوہ ہے جس جلوے میں ہو بس یار کا جلوہ
نظر جس میں نہ آئے یار، اسے جلوہ نہیں کہتے

سمندر جس کے تابع ہو جو پیاسوں کو پلاتا ہو
اسے ساقی تو کہتے ہیں مگر پیاسا نہیں کہتے

رہے پیوستہ پھولوں سے تو ہے اک شاخ گلدستہ
فقط اک شاخ کو اعجاز گلدستہ نہیں کہتے

کسی سے مِلا دے نہ بیگانہ کر دے
پلا ایسی جو تیرا دیوانہ کر دے

مُحبت کی مے سے رہے جو نہ خالی
مرے دل کو ساقی وہ پیمانہ کر دے

رہے تُو ہمیشہ مرے یار جس میں
تُو آنکھوں کو میری وہ کاشانہ کر دے

ہزاروں ترے عشق میں جل رہے ہیں
اے شمع مجھے بھی تُو پروانہ کر دے

ترے درد کی بھیک مانگی ہے میں نے
کہا کب مرے نام میخانہ کر دے

تری مست نظروں میں ایسی کشش ہے
جسے چاہے تُو اپنا مستانہ کر دے

تجھے دل دیا ہے، اگر یہ خطا ہے
تُو جو چاہے اب مجھ پہ جرمانہ کر دے

ترے پاس کیا ہے جو اعجاز دے گا
یہ اک دل ہے اِسکو تُو نذرانہ کر دے

سلام

اے بادِ صبا لے جا تحفہ یہ سلاموں کا
آقا کے غلاموں کا تحفہ یہ سلاموں کا

سرکارِ دو عالم کے قدموں سے لپٹ جانا
پھر بادِ صبا دینا تحفہ یہ سلاموں کا

وہ بابِ کرم حاجی جب تجھ کو نظر آئے
سرکار کو دے دینا تحفہ یہ سلاموں کا

لاچار غریبوں کا، کمزور ضعیفوں کا
لو بہرِ خدا آقا تحفہ یہ سلاموں کا

اس حالِ غریبی پر للّٰہ ترس کھا کر
لے جائے کوئی طیبہ تحفہ یہ سلاموں کا

فرمائے گا ربّ بندے، دامن میں ترے کیا ہے
کہہ دوں گا مرے مولا تحفہ یہ سلاموں کا

یادِ شہِ بطحا میں دل تھام کے کہتا ہوں
کب لے کے میں پہنچوں گا تحفہ یہ سلاموں کا

اے کاش مدینے میں احباب کہیں جا کر
لایا ہے ترا شیدا تحفہ یہ سلاموں کا

جانِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

سلام

امامِ عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نبیؐ پر آلِ نبیؐ پر سلام، بھیجو بصد احترام

کربلا کے صابر شہزادے — پیارے نبیؐ کے پیارے نواسے
لختِ جگر ہیں شیرِ خداؓ کے — اِن کا ہے اُونچا مقام
نبیؐ پر آلِ نبیؐ پر سلام، بھیجو بصد احترام

آپؓ شبیہا تصویرِ نبیؐ ہو — دلبرِ زہراؓ جانِ علیؓ ہو
واللہ تم تو ابنِ سخی ہو — تیری سخاوت ہے عام
نبیؐ پر آلِ نبیؐ پر سلام بھیجو بصد احترام

پیارے نبیؐ جن کو کاندھے بٹھائیں — جبرائیلؑ آئیں جن کو جھولا جھلائیں
خلد سے جن کو جوڑے آئیں — پڑھتی ہے اُمت تمام
نبیؐ پر آلِ نبیؐ پر سلام بھیجو بصد احترام

جامِ شہادت پینے والے — کشتیِ اُمت کے رکھوالے
گرتے ہوئے تو نے ہی سنبھالے — خود ہے خدا کا کلام
نبیؐ پر آلِ نبیؐ پر سلام، بھیجو بصد احترام

شان تو دیکھو اللہ اکبر — ناناؐ ہیں ان کے مالکِ کوثر
باباؓ ہیں اِن کے فاتحِ خیبر — جبرئیلؑ اِن کے غلام
نبیؐ پر آلِ نبیؐ پر سلام، بھیجو بصد احترام

ہر پل ہے گنبد کے بسیاء — کر دو کرم کی اتنی نظر یا
اعجاز عاصی ساری عمر یا — پڑھتا رہے صبح و شام
نبیؐ پر آلِ نبیؐ پر سلام، بھیجو بصد احترام

احقر اعجاز احمد اعجاز قادری

مُرید و خلیفہء مجاز مُرشدی و مولائی پیرِ طریقت قبلہ

امیر سیدّ اسدؔ علی شاہ قادری

چشتی ابولعلائی اشرفی المظہری اولادِ نرینہ و سجّادہ نشین محبوبِ جلّ عُلا حضور پُرنور امیر سیّدنا ابوالعلا حسنی حسینی احراری نقشبندی قدس سرہٗ

مکان نمبر 175 پارک پلاٹ یونٹ نمبر 12 لطیف آباد حیدر آباد

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت
مہربان رحمت والا روزِ جزا کا مالک ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی
سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ راستہ ان کا جن پر تو نے
احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔